نظم و نثر پر مشتمل میلاد و درود کی روایات و فضائل کا ایمان افروز مجموعہ

العمل المقبول فی مولد الرسول المسمّٰی بہ
الباقیات الصالحات فی مولد اشرف المخلوقات

میلاد نامہ

تالیف لطیف

علامہ مفتی سید عبد الفتاح گلشن آبادی الحسینی القادری علیہ الرحمہ

ترجمہ و تحقیق

مولانا محمد افروز قادری چریاکوٹی

دلاص یونیورسٹی، کیپ ٹاؤن، ساؤتھ افریقہ

ناشر

رفاعی مشن ناسک

اللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

نظم ونثر پر مشتمل میلاد و درود کی روایات و فضائل کا ایمان افروز مجموعہ

العَمَل المَقبُول فی مَولِد الرَّسول المُسمّٰی به

البَاقیَات الصَّالِحات فی مَولِد اشرَفِ المَخلوقاتِ

میلاد نامہ

تالیف لطیف

علامہ مفتی سید عبدالفتاح گلشن آبادی الحسینی القادری علیہ الرحمہ {۱۳۲۳ھ}

ترتیب و تقدیم

محمد افروز قادری چریاکوٹی

تفصیلات

نام کتاب: ❶ العمل المقبول فی مولد الرسول۔

❷ الباقیات الصالحات فی مولد اشرف المخلوقات۔

عرفی نام: میلاد نامہ

تصنیف: علامہ مفتی سید عبد الفتاح گلشن آبادی عرف میر اشرف علی واعظ

غرض وغایت: گھر آنگن میں میلاد و درود کا رواج و عروج

تقدیم: مولانا محمد افروز قادری چریاکوٹی، دلاص یونیورسٹی، کیپ ٹاؤن، افریقہ

تحریک: محب گرامی قدر علامہ سید مفتی رضوان احمد رفاعی ۔ زیدت معالیہ۔

rifai.rizwan11@gmail.com

سن طباعت: ۱۴۳۶ھ---2015

صفحات: ۸۰

ناشر: رفاعی مشن، ناسک شریف۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۲۷﴾

اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد و علیٰ آل سیدنا محمد و بارک وسلم

العمل المقبول فی مولد الرسول

مسمّٰی ب الباقیات الصالحات فی مولد اشرف المخلوقات

تالیف مفتی سید عبد الفتاح الحسینی القادری عرف مولوی سید اشرف علی گلشن آبادی

گلشن آبادی بجزیرہ معمورہ بمبئی جناب قاضی ابراہیم صاحب کے مطبع حیدری و فضل اول چھاپا گیا بتاریخ سنہ ۱۲۸۵

[قاضی اِبراہیم کے مطبع حیدری، گلشن آباد سے ۱۲۸۵ میں طبع شدہ نسخے کا سرورق]

فہرست مضامین

عرض الغرض

الحمدُ للهِ و الصّلوٰۃُ والسّلامُ علیٰ رسُولِ اللہﷺ وعلیٰ اٰلہٖ وصحبہٖ۔ امّابعُد!

مومن وہ ہے جو اُن کی عزت پہ مرے دل
تعظیم بھی کرتا ہے نجدی تو مرے دل سے

سرکاردوعالمﷺ کا میلادِ پاک منانا دنیاجہان کے خوش عقیدہ مسلمانوں کا ہر دور میں طرۂ امتیاز رہاہے۔ آج بھی اکنافِ عالم 'بشمول حرمینِ شریفین' مولود النبی ﷺ کی یہ پاکیزہ روایت اپنی پوری تب و تاب اور شوکت وطمطراق کے ساتھ جاری وساری ہے، اوراِن شاءاللہ تاقیامِ قیامت یوں ہی قائم وبرقرار رہے گی۔ میلادِمبارک کا یہ اہتمام وانصرام طریقوں کے بدلاؤ کے ساتھ ساتویں صدی سے قبل تک بلااختلاف واِنکار ہوتارہا؛ مگر پھرساتویں صدی میں تاج الدین فاکہانی (م۷۳۱ھ) نامی ایک مغربی شیخ پیدا ہوے جنھوں نے میلادِ مصطفیٰ ﷺ کے حوالے سے کچھ شکوک وشبہات اُٹھائے، اور اس کے بدعت و خلافِ سنت ہونے کا راگ آلاپنا شروع کیا۔ اُن کی چلائی ہوئی یہ تحریک اپنے بال وپر پھیلاتی رہی، اور نام نہاد موحّدوں کو شریکِ کارواں کرتی رہی۔ پھر ایک وقت وہ بھی آیاکہ حرمین شریفین پر ناجائز قبضہ جمانے والے وہابی حشاشین نے دیگر معمولاتِ اہل سنت کے ساتھ میلاد مصطفیٰ ﷺ کو بھی علیٰ رؤوس الاشہاد ناجائز کہنا شروع کردیا، اور پھر وہیں سے اس بلاے بے درماں کے منحوس قدم مولوی اسماعیل دہلوی کی تبلیغ وتحریک کے وسیلے سے ہندوستان میں پڑے۔ اور آج بھی ان کی فکروخیال کو بڑھاوادینے والے اُن کے سچے وارثین عمل مولد پر نہ صرف چیں بہ جبیں ہیں بلکہ اُسے ختم کرنے

کی اپنی سی نامشکور سعی میں لگے ہوئے ہیں؛ حالاں کہ اس کی تردید و تبکیت میں اسلام کی مقتدر شخصیات نے سینکڑوں رسالے اور درجنوں کتابیں تصنیف کیں اور میلاد النبی ﷺ کے جواز کو دِن کے اُجالے کی طرح روشن وواضح فرمادیا۔ مولودُ النبی ﷺ کے سلسلہ میں علماے ملت اسلامیہ اور عاشقانِ اُمت مسلمہ نے منظوم و منثور سینکڑوں شہ پارے قلم بند فرمائے، جن میں دو ایک یہ ہیں :

[الدر المنظّم فی مولد النبی الأعظم] ابوالعباس احمد عیسیٰ اندلسی مالکی (م ۵۵۰ھ)

[الدر المنظّم فی مولد النبی المعظم] ابوالقاسم عثمان لووی دمشقی حنبلی (م ۸۶۷ھ)

[حسن المقصد فی عمل المولد] امام محمد جلال الدین سیوطی شافعی (م ۹۱۱ھ)

[المورد الروی فی المولد النبوی] ملاعلی قاری ہروی حنفی (م ۱۰۱۴ھ)

[المولود البرزنجی] علامہ شیخ محمد مصطفی بن احمد برزنجی شافعی (م ۱۲۵۴ھ)

اس سلسلۂ خیر و سعادت کی جملہ کتابوں کا نام لکھنا یہاں طوالت کا باعث ہے۔ بس اُن کے چند ایک اقتباسات پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ یہ دیکھیے امام سبط ابن الجوزی نے 'مرآۃ الزمان' میں لکھا ہے :

و کان یحضر عندہ فی المولد اعیان العلماء و الصوفیۃ ۔

(سبل الہدیٰ والرشاد:۳۶۲۱)

یعنی میلاد شریف کی محفل میں وقت کے اجلہ علما اور صوفیہ شرکت فرماتے تھے۔

امام جلال الدین سیوطی "فتاویٰ حسن المقصد" میں فرماتے ہیں :

حدثہ ملک عادل عالم و قصد بہ التقرب إلیٰ اللہ ، عز و جل ، و حضر عندہ فیہ العلماء و الصلحاء من غیر نکیر منہم ۔

(سبل الہدیٰ والرشاد:۳۷۰۱)

یعنی میلاد شریف کے عمل کو ایک عالم منصف بادشاہ نے تقرب الٰہی حاصل کرنے کے لیے ایجاد کیا جس میں بلا اختلاف علما اور صالحین حاضر ہوا کرتے تھے۔

اس سے معلوم ہوا کہ میلاد النبی ﷺ کے جواز پر بلا انکار و اختلاف جملہ علما و صلحاے اہلسنّت نے نہ صرف اجماع واتفاق کیا ہے بلکہ ان مجالسِ میلاد کی حاضری کو اپنے لیے باعث شرف واعزاز جان کر اس میں شرکت بھی کرتے رہے ہیں۔ گویا میلاد شریف قدیم دستور کے مطابق سدا قائم و دائم اور شرق و غرب، شمال و جنوب تمام اسلامی شہروں میں رائج رہا ہے۔ حضرات ملا علی قاری اور علامہ حلبی و قسطلانی وغیرہ نے دو ٹوک فرمادیا ہے :

ثم لا زال اهل الإسلام فی سائر الاقطار و المدن الکبار یحتفلون فی شهر مولده ﷺ..... و یعتنون بقراءة مولده الکریم و یظهر علیهم من برکاته کل فضل عمیم۔ (سیرت حلبیہ:۱۲۲/۱... سبل الہدیٰ والرشاد:۱/ ۳۶۲)

یعنی پھر تمام اطراف اور بڑے بڑے شہروں میں اہل اسلام ماہ میلاد النبی ﷺ میں برابر محفلیں جماتے رہے، اور سرکار ﷺ کے میلاد مبارک پڑھنے کا اہتمام کرتے رہے جس کی برکت سے ان پر افضال و برکات کے مینہ برستے رہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اسلافِ کرام کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

علماے ملت اِسلامیہ اور شیفتگانِ عشق نبویہ کی چھوڑی ہوئی اسی مبارک روایت کو قائم و دائم رکھنے کے لیے علماے برصغیر ہندوپاک نے بھی اس موضوع پر نہایت وقیع اور معرکۃ الآرا کتب تصنیف فرمائیں، اور پوری شوکت اِسلامی کے ساتھ محافل میلاد کے اِہتمام وانعقاد میں ہراوّل دستہ کے طور پر بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ یہاں ان کتب کی تفصیلات کا موقع نہیں، ہاں! ہمارے دیرینہ رفیق فضیلت مآب میثم عباس رضوی صاحب لاہور درجنوں پراگندہ رسائل وکتب کی شیرازہ بندی کر کے انھیں 'رسائل میلاد' کے نام سے کئی ضخیم جلدوں میں شائع کرنے کے لیے پَر تول رہے

ہیں۔ خداوند کریم اس کارِ سعید میں لمحہ لمحہ ان کا حامی و ناصر ہو۔

اسی زرّیں سلسلے کی ایک مبارک کڑی یہ میلاد نامہ بھی ہے، جس کی تالیف کا سہرا علامہ مفتی سید عبدالفتاح گلشن آبادی کے سر سجتا ہے۔ مولانا نے اس مولود کو گھر آنگن میں پڑھنے کی غرض سے مستند روایات کی روشنی میں بہت ہی آسان زبان میں ترتیب دیا ہے، تاکہ ہر شخص بنفس نفیس اسے پڑھ کر اپنے گھر میں میلاد و درود کی برکتوں کو متوجہ کر سکے۔ ممبئی کے اطراف و جوانب کے علاقہ جات نیز کوکن وغیرہ میں اسے بہت دھوم سے پڑھا جاتا رہا، اور پھر جو لوگ وہاں سے ہجرت کر کے دوسرے براعظموں میں گئے تو وہاں بھی اس میلاد نامے کو ساتھ لے گئے اور آج تک وہاں اسے ذوق و شوق کی بھرپور فراوانی کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ گرچہ ان کی مادری زبان انگلش، ڈچ، فرنچ یا افریکانس وغیرہ ہے پھر بھی اسے خوب جذب و مستی کے عالم میں پڑھ کر محفل اور اہل محفل کو مرکزِ الطافِ ربانی اور موردِ عنایاتِ رحمانی بنا دیتے ہیں۔ خود ہمارے کیپ ٹاؤن میں اس کا رواجِ عام ہے اور کوئی بھی دینی پروگرام اس کے بغیر اَدھورا تصور کیا جاتا ہے۔

نظم و نثر کے اِس حسین مجموعہ 'میلاد نامہ' سے مدتوں اِستفادہ کیا جاتا رہا، لیکن ادھر بیچ میں ذرا سا خلا ہو گیا اور لوگوں کی توجہ اس سے ہٹ گئی، اس کی وجوہات جو بھی رہی ہوں؛ تاہم ہمارے دیرینہ رفیق علامہ سید رضوان رفاعی کا اِصرار ہے کہ اسے دوبارہ عصری مزاج واسلوب کا جامہ پہنا کر منظرِ عام پر لایا جائے، تاکہ ہر گھر آنگن میں پھر وہی میلادِ مصطفیٰ کی بہاریں اُتریں، درود و سلام کی پُروائیاں بہیں، اور بھولی بسری یادیں زندہ و تازہ ہو جائیں۔ خدا کا شکر ہے کہ اس کی تسہیل و ترتیب نو کی توفیق ہمیں ارزانی ہوئی۔ اور بفضلہ تعالیٰ نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ یہ کام پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا۔

طبع در طبع ہونے کے باعث کتاب کے بعض مقامات مخدوش سے ہو گئے تھے، نیز تصحیح

طلب بھی تھے، ساتھ ہی کچھ جگہیں ایسی بھی آئیں جہاں قارئین کرام کے ذوق صالح کو برقرار رکھنے کے لیے ہمیں عصری اصول وقواعدِ املا ملحوظ رکھنا پڑا۔ خیر! اس کتاب کے دو خوب صورت نام ہیں: **العمل المقبول فی مولد الرسول** اور **الباقیات الصالحات فی مولد اشرف المخلوقات**۔ ظاہر ہے کہ یہ دونوں نام اُس دور کے عام ذوق کے مطابق رکھے گئے ہیں؛ لیکن چونکہ ہمارا یہ دور شاید ایسے بھاری بھرکم نام کا متحمل نہ ہو سکے؛ اس لیے سرورق پر ان دونوں ناموں کو باریک خط میں باقی رکھنے کے ساتھ اس کا ایک سادہ وسہل نام 'میلادنامہ' رکھ دیا ہے تاکہ عوام کی زبان پر جلد ہی یہ نام چڑھ جائے، اور لوگ اسی نام سے اس کو رواج دیں۔ **واللّٰہُ من ورآء القصد وھو یھدی السبیل**۔

بساط بھر کوشش کی گئی ہے کہ کتاب کا مطالعہ زیادہ سے زیادہ سہل وآسان ہوجائے اور اس مولودالنبی ﷺ سے اِستفادے کا دائرہ عام سے عام تر اور وسیع سے وسیع تر ہوجائے، نیز اُمت مسلمہ خصوصاً ہمارے نوجوانان پامردی کے ساتھ اپنے اسلاف کے نقش قدم پر جادہ پیما ہوجائیں۔ خدا کرے رفاعی مشن، ناسک کی اس پیشکش کو بھی پچھلی مطبوعات کی طرح قبولیت عامہ نصیب ہو۔ دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ معلم کائنات ﷺ کے نعلین پاک کے صدقے ہمیں کتاب و سنت کی صحیح سمجھ عطا فرمائے۔ آمین بجاہِ حبیبک سیّد المُرسلین علیہ افضل الصّلوٰۃ والتّسلیم

خادم العلم والعلماء

محمد افروز قادری چریاکوٹی

دلاص یونیورسٹی، کیپ ٹاؤن، ساؤتھ افریقہ

حرفِ نیاز

از: محب محترم علامہ مولانا مفتی سید رضوان احمد رفاعی ثقافی ۔زیدت معالیہ۔

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائشِ مولیٰ کی دھوم
مثل فارس نجد کے قلعہ گراتے جائیں گے
خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضاؔ
دم میں جبتک دم ہے ذکر اُنکا سُناتے جائینگے

حرمین طیبین کے مسلمان ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کے مسلمان صدیوں سے رحمتِ دوجہاں، محمد عربی ﷺ کا میلاد پاک سال کے بارہ مہینے مناتے آرہے ہیں اور ہونا بھی یہی چاہیے؛ مگر پورے عالم اسلام میں ربیع النور کے استقبال کا ماحول و منظر نہایت ہی روح پرور اور جاذبِ نظر ہوتا ہے۔ اہل ایمان کی فرحت و مسرت اور دلچسپی و خوشی کا عالم نہایت دلکش اور ایمان افروز ہوتا ہے۔ مسجدوں میں قرآن خوانی اور درود و سلام کی محفلیں، جابجا حمد الٰہی اور نعتِ نبی کی مجلسیں، آثار مقدسہ اور تبرکات کی زیارتیں، جلسہ و جلوس کے اہتمامات، غریبوں اور حاجت مندوں میں تقسیم خیرات و صدقات، شیرنی و دعوت کے انتظامات، محلّوں اور بازاروں کو سجانا دھجانا، مکانوں، دکانوں اور گلی کوچوں میں ہرے جھنڈے اور پرچم لہرانا، قمقموں اور چراغاں کی درخشانی و نور باری، عید میلاد النبی ﷺ پر پیغام مسرت و مبارکبادیاں، ذکر خدا اور یادِ رسول میں وجد و سرمستی کے یہ مظاہر جب اپنے عروج کو پہنچتے ہیں تو ہر چہار سو روحانی جشن کا ایک سماں اور سیل رواں اُمڈ تا ہے۔ محسن کائنات جان دوعالم ﷺ کے ہر وفا شعار امتی کی طبیعت اظہار مسرت و شادمانی کے لیے بے چین و بے قرار نظر آتی ہے۔ کیوں؟ صرف اس لیے کہ اس ماہ مقدس کو رسول خدا ﷺ سے خصوصی شرف و نسبت حاصل ہے۔

ربیع الاوّل کی ۱۲؍ تاریخ ہے۔ دوشنبہ کا دن، اور صبح صادق کی سہانی گھڑی ہے۔ حضرت عبداللہ کے گھر، بی بی آمنہ کی آغوش محبت میں، فرشتوں کے جھرمٹ میں، نبوت و رسالت کا بدرِ تمام، طیبہ کا چمکتا چمکاتا، دمکتا دمکاتا ایسا ماہِ کامل نمودار ہوتا ہے جس کا دونوں عالم کو صدیوں

سے انتظار و اشتیاق تھا، ان مظاہر تشکر کے ذریعہ ہم پوری دنیامیں نہ جاننے اور نہ ماننے والوں کو یہ پیغام دیتے ہیں کہ میلاد النبی ﷺ صرف اسلام و مسلمانوں کے لیے ہی حقیقی خوشیوں اور مسرتوں کا دن نہیں ہے بلکہ تاجدار رسالت ﷺ کی جلوہ گری کل جہان کے لیے رحمت ہی رحمت ہے۔ رب تعالیٰ نے میلاد النبی ﷺ کی برکتوں سے تباہ حال و شکستہ مال انسانیت کو ازلی سعادتوں اور ابدی مسرتوں سے نوازا، اپنے حبیب کو شبستان عالم میں اپنی ذات کا مظہر کامل اور رحمۃ للعالمین بناکر معبوث فرمایا، یعنی حسن مطلق عزوجل نے اپنے خزانۂ رحمت کی سب سے بڑی نعمت سے ہمیں اسی مقدس ماہ میں سرفراز فرمایا ہے۔

آفتاب رسالت مآب کیا طلوع ہوا کہ ہر چہار سو پیغام الٰہی عام ہوگیا۔ انسانی زندگی میں بہاریں آگئیں۔ اسی لیے امام شہاب الدین قسطلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ شب ولادت شب قدر سے افضل ہے: لیلۃ مولدہ علیہ السلام افضل من لیلۃ القدر. (المواہب اللدنیہ) کسی عکاسِ حقیقت شاعر نے کتنی دل لگتی بات نظم کی ہے ؎

وہ ہر عالم کی رحمت ہیں کسی عالم میں رہ جاتے
یہ ان کی مہربانی ہے کہ یہ عالم پسند آیا (ﷺ)

جشن عید میلاد النبی ﷺ کے جواز کی شرعی حیثیت کیا ہے ؟ فی الحال ہمارا یہ موضوع نہیں ہے؛ ورنہ ہم اس پر تفصیلی گفتگو کرتے۔ دیابنہ و وہابیہ نے محافل میلاد النبی ﷺ کے بارے میں اپنے فاسد تصورات کی بنیاد پر مباحث کی طویل اور کھوکھلی دیواریں کھڑی کردی ہیں بلکہ رحمت دو جہاں ﷺ کے جشن ولادت کو کِشن کنھیا کی ولادت سے تشبیہ دینے کی بھی جسارت کر بیٹھے ہیں۔ (معاذ اللہ)

میلاد مصطفی ﷺ کے ان مظاہر تشکر و مسرت کو ناجائز و بدعت اور حرام کہنے والے وہابی اور دیوبندی مکتب فکر کے علما پر حیرت ہوتی ہے کہ کیا وہ اتنی سی بات بھی نہ سمجھ سکے کہ میلاد النبی ﷺ کی محفلیں دعوت الی اللہ والرسول کا عظیم ذریعہ ہیں ؟ یاللعجب !

تاریخ اسلام شاہد ہے کہ اپنے ذہن کی فرضی بنیادوں پر منصب رسالت کی حدبندی کرنے والے، حرام کو حلال اور حلال کو حرام لکھنے والے ہر دور میں بے علم و بے خبر ہی رہے ہیں؛ لہٰذا ایسوں کو سمجھانا نہ صرف بے کار و بے سود ہے بلکہ بھینس کے آگے بین بجانے کے مترادف

ہے؛اس لیے اس میلاد نامہ میں قطعی طور پر ہمارا روے سخن تاجدار رسالت ﷺ کا ہر وہ وفا شعار امتی ہے جو غم و خوشی کے موقع پر گھر آنگن میں بزمِ میلاد آراستہ کرتا رہا ہے۔

دور حاضر میں بھی مسلمانان عالم میں میلاد خوانی کا وہی جذبۂ صادق پایا جارہا ہے جو ہمارے اسلاف و اخلاف کا طرۂ امتیاز رہا ہے،البتہ رواج و طریقہ میں قدرے تبدیلی آچکی ہے۔ محدث ناسک مفتی عبد الفتاح گلشن آبادی علیہ الرحمہ نے جس وقت اس کتاب کو تالیف فرمایا تھا اس وقت ، بالخصوص زنانہ اور مردانہ، میلاد کی محفلوں میں غلامان مصطفی علیہ التحیۃ والثنا اجتماعی طور پر ربیع النور کے موقع پر ہی نہیں بلکہ ہر ماہ یاد مصطفی ﷺ میں سرشار ہوکر میلاد ناموں کو پڑھا کرتے اور اس کی برکتوں سے رحمت الٰہی کی بہاروں کو سمیٹا کرتے تھے اور رب کریم سے اپنی منہ مانگی مرادیں پالیا کرتے تھے۔

محدث ناسک علیہ الرحمہ کا یہ میلاد نامہ جب مطالعہ کی میز تک پہنچا تو اس کی افادیت اور عظمت کے پیش نظر یہ ارادہ بنا کہ اسے جدید اسلوب میں شایع کیا جاے،اور گھر آنگن میں میلاد خوانی کے اس طریقہ کو رواج دیا جاے۔ رفاعی مشن ناسک نے اس کام کے لیے جماعت اہل سنت کی ایک ہر دلعزیز شخصیت ادیب شہیر ابو رفقہ علامہ محمد افروز قادری چریاکوٹی کی خدمات حاصل کیں۔ہم ان کے بصمیم قلب مشکور و ممنون ہیں کہ انھوں نے ہماری پیشکش کو قدر کی نگاہ سے دیکھا، اور مصروف تر ہونے کے باوجود اس علمی شہ پارہ کو جدید اسلوب میں ڈھالنے کے لیے اپنے قلمی خدمات کا اعزاز بخشا۔

اب قارئین کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اپنے گھروں میں حصولِ مسرت اور دفع مضرت کے لیے اس میلاد نامہ کی قراءت کا اہتمام کرتے رہیں۔اخیر میں رفاعی مشن ان جملہ احباب کا مشکور و ممنون کرم ہے جنھوں نے اس کتاب کی اشاعت کے لیے دست تعاون بڑھایا ہے ۔رب تعالیٰ جملہ معاونین کو دونوں جہاں کی سربلندی عطا فرمائے۔آمین بجاہ سید الامین المکین الکریم ﷺ

(مولانا)سید رضوان احمد رفاعی

بانی و سرپرست: رفاعی مشن، ناسک

صاحب کتاب

سرزمین ناسک صدیوں سے علم پرور اور علم دوست حضرات کا گہوارہ رہی ہے۔ اس کی کیمیائی خاک سے بہت سے ذرّے آفتاب ہوئے ہیں، جن کی فیض بخش کرنوں نے برصغیر کے اطراف واکناف کونوربداماں کیا۔ اسی خاک کے ایک سپوت مفتی سید عبد الفتاح عرف سید اشرف علی گلشن آبادی بھی ہیں، جن کی گراں قدر تالیفات وتصنیفات نے واقعتاً گلشن اسلام کو شاداب وآباد کردیا ہے۔

علامہ برصغیر کے اُن مایۂ ناز علما میں تھے جن کے وجود سے چودھویں صدی کوفخرواِعزاز حاصل تھا۔ آپ امام اہلسنّت بھی ہیں، اور مجاہد سنیت بھی۔ آپ کے دم قدم سے ناسک اور اس کے اطراف میں عقیدۂ اہل سنت خوب پھلا پھولا، اور آپ جیتے جی اس کی آبیاری کا مؤمنانہ فریضہ سرانجام دیتے رہے۔

نام ونسب: آپ کا اسم گرامی عبدالفتاح اور عرفیت سید اشرف علی ہے۔ خانوادۂ نبوت کے گل سرسبد ہیں۔ سلسلہ نسب یوں ہے :

سید عبدالفتاح بن سید عبداللہ حسینی قادری پیرزادہ گلشن آبادی، بن سید شمس الدین، بن زین العابدین، سید محی الدین، بن سید عبدالفتاح، بن سید شیر محمد، بن سید محمد صادق شاہ حسینی الخ، قدس اللہ اسرارہم۔ آپ مذہباً حنفی اور مشرباً قادری ہیں۔

ولادت: آپ کی ولادت ۱۲۳۴ھ میں ہوئی۔ ایک دین دار گھرانے اور علم وفضل کے گہوارے

میں آپ نے آنکھیں کھولیں۔ سادات حسینی ہونے کے باعث آپ کا خانوادہ شروع ہی سے دکن کے علاقے میں 'پیرزادہ خاندان' کہلاتا تھا۔ ابتدائی تعلیم گھر کے روحانی اور علمی ماحول میں ہوئی۔ تحصیل علم کا آپ نے فطری ذوق پایا تھا؛ اس لیے شوقِ علم نے آپ کو کبھی گھر بیٹھنے نہیں دیا۔ جب بھی موقع ملتا علاقے کے علما و مشایخ سے اکتسابِ علم و فیض کے لیے نکل جاتے۔ نیز آپ نے حصولِ علم و فقہ کے سلسلے میں دور دراز کا سفر بھی اختیار فرمایا۔ آپ کے معروف اساتذہ میں کچھ کے اسمائے گرامی یہ ہیں :

اَساتذہ: حضرت سید میاں سورتی، مولوی شاہ عالم بڑودوی، مولوی بشارت اللہ کابلی، مولوی عبد القیوم کابلی، مولوی بدرالدین کابلی، محمد عمر پشاوری، مولوی اشرف آخونزادہ، مولوی محمد صالح بخاری، مولوی محمد اسحٰق محدث دہلوی، مفتی عبدالقادر تھانوی، مولانا خلیل الرحمن مصطفےٰ آبادی، مولانا فضل رسول عثمانی بدایونی، مولوی محمد اکبر کشمیری، اور حضرت مولانا معلم ابراہیم باعظہ وغیرہ۔رحمہم اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ۔(۱)

میدانِ تعلیم: ان عظیم وجلیل بارگاہوں سے آپ نے کتب درسیہ کا فیض لیا۔ معقول ومنقول میں مہارت وحذاقت پیدا کی۔ خصوصًا علوم فقہیہ اور صرف ونحو میں تبحر حاصل کیا۔ ۱۲۶۴ھ، ۱۸۴۸ء میں امتحان سے فارغ ہوئے اور مفتی کی سند حاصل کی۔ پھر ۱۲۷۱ھ، ۱۸۵۶ھ میں عدالت دھولیہ ضلع خاندیس میں منصب افتا پر فائز ہوئے، جہاں صاحبان جج ومنصفان وصدر امین وقاضی وغیرہ کے محکموں اور عدالتوں سے ہر سال خصومات ونکاح وطلاق ومیراث وہبہ ووصیت وغیرہ کے تعلق سے سینکڑوں سوال واستفتا آتے رہے، جن کے شافی وکافی جوابات فقہی متون کی روشنی میں علامہ دیتے رہے۔ ان مسائل واستفتا کے مسودوں سے کئی دفتر تیار ہوئے۔

منصب تدریس: جذبۂ خدمت خلق اور فروغِ علم کی لگن آپ کو مسند تدریس تک کھینچ لائی، اور ایک کامیاب مدرس کے طور پر آپ نے کئی دہائیوں تک تشنگانِ علوم وفنون کو سیراب کیا۔ ۱۲۸۴ھ میں سرکاری الفنسٹن کالج وہائی اسکول بمبئی میں عربی وفارسی کے اُستاد مقرر ہوئے، اور یہاں بھی آپ نے اوقاتِ درس کے علاوہ جم کے خدمت دین انجام دی۔(۲)

آپ کے تلامذہ ومستفیدین کی تعداد خاصی ہے، جن میں بعض ممتاز یہ ہیں: مولوی سید نظام الدین، شیخ قطب الدین، قاضی سید بچو میاں خاندیسی وغیرہ۔

اِعزاز واِفتخار: آپ کی خدماتِ جلیلہ کے اِعتراف میں حکومت انگلیشیہ نے آپ کو 'جسٹس آف پیس' (Justice of Peace) اور 'خان بہادر' کے خطاب واعزاز سے نوازا۔(۳) حکومت کی یہ مہربانی آپ برداشت نہیں کرسکے اور سارے مراتب ومناصب سے مستغنی ہوکر گلشن آباد (ناسک) میں آکر فروکش ہوگئے، اور یکسو ہوکر خدمت دین متین میں جٹ گئے۔

اِزدواج واولاد: آپ نے دو شادیاں کیں: پہلی پیرزادہ خاندان کی ایک بی بی شرف النساء سے ہوئی۔ پھر ان کی وفات کے بعد دوسری شادی ۱۲۵۶ھ میں عائشہ بی بی سے کی۔ اور مولوی سید امام الدین احمد، وسید سراج الدین محمد دو سعادت مند بیٹے اپنے پیچھے یادگار چھوڑے۔(۴) مولانا امام الدین احمد نے اپنے والد کی علمی امانت و وراثت کا بھرپور خیال رکھا، اور والد گرامی ہی کی طرح صاحب تصانیف کثیرہ بزرگ اور عالم باعمل شخصیت کے مالک ہوئے۔

اخلاق وعادات: آپ خوش خوراک، خوش پوشاک، بامروّت، باوضع، اور پیکر اخلاق ووفا تھے۔ چھوٹے بڑے ہر کسی کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے۔ بزرگوں کے ساتھ آپ کی عقیدت دیدنی تھی۔ تقویٰ وطہارت، اور لطافت ونظافت آپ کی گھٹی میں پڑی تھی۔ خدا ترسی،

ہم دردی اور منکسر المزاجی کے پیکر مجسم تھے۔ حق گوئی و بے باکی آپ کا نشانِ امتیاز تھا۔ حق کے معاملے میں آپ نے کبھی کسی مداہنت سے کام نہیں لیا۔ اور اس سلسلے میں لومۃ لائم کو کبھی آڑے نہ آنے دیا۔

فقهی خدمات: آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ 'جامع الفتاویٰ' پر نظر ڈالنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ نے معمولات اہل سنت کے فروغ میں کیا قربانیاں پیش کی ہیں، اور ان پر اٹھنے والے اعتراضات کے تار و پود کس طرح بکھیر دیے ہیں۔ اور صحیح معنوں میں یہ وہ مسائل ہیں جن کی بابت آج ہمارے مخالفین ہم سے دست و گریباں ہیں۔ خدا ان کی آنکھیں کھولے اور وہ دیکھیں کہ علامہ' اہل سنت کے کتنے بڑے محسن اور امام ہو گزرے ہیں۔ صاحب نزہۃ الخواطر شیخ عبدالحیٔ لکھنوی رائے بریلوی نے آپ کی سوانح کا آغاز یوں کیا ہے :

الشيخ العالم الفقيه ... أحد الفقهاء المشهورين ۔(۵)

آپ کی کتب و فتاویٰ دیکھنے کے بعد آپ کی شانِ فقاہت کا اندازہ ہوتا ہے، نیز یہ بھی کہ اکابر اہل سنت اور علماے اعلام کے ساتھ آپ کے تعلقات و مراسم کتنے گہرے تھے۔ چوٹی کے علمانے آپ کے فتاویٰ پر مہر تصدیق ثبت کی ہے، اور آپ کی تحقیق بلیغ کو سراہنے کے ساتھ آپ کو امام اہل سنت اور مجاہد سنیت کے لقب سے یاد کیا ہے۔ تفصیل کے لیے جامع الفتاویٰ کی جلدیں ملاحظہ فرمائیں۔

تائیدِ حق: آپ کے فتاویٰ میں مندرجہ ذیل مسائل کے جواز پر مدلل روشنی ڈالی گئی ہے: ایصالِ ثواب، زیارت کی نیت سے سفر کرنا، اولیا سے استمداد و اِعانت و ندا، میلاد خوانی، سلام مع القیام، روحِ اطہر کا محفل میلاد میں حاضر ہونا، موے کی زیارت و تعظیم اور اس سے برکت حاصل

کرنا، تقلید ائمہ اربعہ، مشائخ کے ہاتھوں پر داخل بیعت ہونا، علم غیب رسول، مردوں کو سمع وبصر وادراک کی قوت حاصل ہونا، تدفین کے بعد اذان کہنا، قبر پر پھول چڑھانا، نمازِ فجر وعصر کے بعد مصافحہ کرنا، تیجہ، دسواں، بیسواں اور چہلم منانا، اعراسِ اولیا کا بیان، نذرونیاز اور منت اولیا، بیانِ حیلہ واسقاط، سوادِ اعظم اہل سنت وجماعت کی حقیت اور بہتر فرقوں کا رد وغیرہ۔(۲)

ردوابطال: عقائدواَفکارِ اہل سنت کے موضوع پر آپ نے جاء الحق کے انداز کی ایک مبسوط وبے مثال کتاب 'تحفہ محمدیہ در ردِّ فرقہ مرتدیہ' کے نام سے تحریر فرمائی، جس میں یہی سب مباحث کثیر دلائل وبراہین کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں، نیز اس میں نوپید فرقہ وہابیہ کی ولادت وخباثت کا بھرپور نقشہ کھینچا ہے۔ نیز غیر مقلدوں اور نام نہاد سلفیوں کی بھی جابجا گوشمالی کی ہے۔

مولانا عبدالحلیم ساحل کی شہادت کے مطابق جن دنوں مفتی عبدالفتاح ممبئی میں قیام پذیر تھے، وہ زمانہ ممبئی کے مسلمانوں کے لیے بڑا ہی پر آشوب تھا۔ مسلمانوں کے درمیان اعتقادی بحثوں، مناظروں اور معرکہ آرائیوں کا خوب دار دورہ تھا۔ فرقہ وہابیہ کے مقابل اہل سنت وجماعت کے علماوفضلا نبرد آزما تھے جن کے سرخیل وقافلہ سالار مفتی سید عبدالفتاح گلشن آبادی تھے؛ کیوں کہ آپ اس وقت مرجع علما تصور کیے جاتے تھے۔ اور شاید اسی زمانے میں آپ نے مذکورۃ الصدر کتاب تصنیف فرمائی جس میں فرقہ وہابیہ کا رد بلیغ کیا ہے۔

ندوہ سے رجوع: جس وقت تحریکِ ندوہ کا طوفانِ بلاخیز اُٹھا، تو بیشتر لوگ اس کے اَغراض ومقاصد جانے بغیر دین کی ایک تحریک سمجھ کر اس کے دست وبازو بن گئے؛ لیکن جب علمائے اہل سنت نے اس تحریک کا گہرائی وگیرائی سے جائزہ لیا اور اس کے نقصانات ومفاسد پر مطلع ہوئے تو فوراً دامن جھاڑ کر اس سے یک طرف ہوگئے۔ ایسے ہی خوش بختوں میں ایک امام اہلسنّت، مجاہد سنیّت، محدثِ ناسک، حضرت علامہ مفتی سید عبدالفتاح حسینی گلشن آبادی بھی تھے، جو ابتداءً 'ندوۃ العلما' کے خاص اَراکین میں تھے؛ لیکن شیخ الاسلام والمسلمین امام احمد رضا محدث بریلوی کی

تنبیہ اور کشفِ حقائق کے بعد وہ ندوہ سے یک لخت بے تعلق ہوگئے۔ بقول مولانا اُستاد زمن حسن رضا بریلوی :

نیز بتوفیق الٰہی جناب مفتی مولوی سید عبدالفتاح صاحب حسینی گلشن آبادی، ساکن ناسک، درگاہ محلہ، رکنِ جلیلِ ندوہ نے بھی اس صریح وجلیل فتویٰ پر مہر ثبت فرمائی، اور اقوالِ ندوہ پر ضلالت وگمراہی والحاد وغیرہ جملہ مراتب مندرجہ فتوی کے نسبت صاف لکھ دیا کہ المجیب مصیب فیما قال۔ مجیب نے جو کچھ بیان کیا سب حق ہے۔ والحمدللہ رب العالمین۔

ایک مولانا سید عبدالفتاح گلشن آبادی ہی نہیں، ندوہ کا اصل چہرہ سامنے آنے اور اس کی قلعی کھل جانے کے بعد کتنی کثیر تعداد میں علما ومشائخ اس سے الگ ہوگئے۔ اس کی تفصیلات جاننی ہو تو استاذ زمن مولانا حسن رضا بریلوی کا مایۂ ناز کارنامہ 'اشتہاراتِ خمسہ' کا مطالعہ فرمائیں۔ یہ کتاب اب نایاب نہیں رہی، ہم نے 'رسائل حسن' میں اسے شامل کر دیا ہے۔ لہٰذا تحقیق وتفصیل کے لیے اس کا مطالعہ فرمائیں۔

خدماتِ جلیلہ: آپ کی پوری زندگی درس وتدریس اور وعظ وخطابت کی نذر ہوگئی۔ علم وفضل کے لحاظ سے آپ کا مقام معاصرین میں امتیازی حیثیت کا حامل ہے۔ کامیاب مدرس وفقیہ ہونے کے ساتھ ساتھ آپ بے مثال خطیب اور زود رقم مصنف ومحقق بھی تھے۔ عربی وفارسی اور اُردو میں کئی درجن کتابیں آپ کے نوکِ قلم سے نکلیں۔ آپ کی فنی تصنیفات، تاریخی تذکرے اور گراں بہار علمی خزانے ایک سچی تاریخ رکھتے ہیں اور جس کے تذکرہ کے بغیر تاریخِ دکن مرتب ہی نہیں کی جاسکتی۔ ان میں سے بعض یہ ہیں :

تحفہ محمدیہ، تاریخ الاولیاء (دو جلدیں)، جامع الفتاوی (چار جلدیں)، دولت بے زوال وبرکت حال ومآل، کلید دانش (فارسی)، کلید دانش (اُردو)، مرغوب الشعراء، تاریخ انگلستان، تاریخ افغانستان، تاریخ روم، الباقیات الصالحات فی مولد اشرف المخلوقات، رحمۃ للعالمین، فیض عام، اشرف المجالس، صد حکایات... مجامع الاسماء، فارسی آموز (دو حصہ)، تشریح الحروف، تعلیم اللسان، خزانۃ العلوم (دو جلدیں)، اشرف القوانین، خزانۂ دانش، اشرف الانشاء، خلاصہ علم

جغرافیہ، جغرافیہ عالم، مصادر الافعال۔ تحفۃ المقال، عربی بول چال... مناظرۂ مرشد آباد، تحفۃ الموحدین، اظہار الحق، تحفہ عطرین، تائید الحق... دیوان اشرف الاشعار، توشہ عاقبت، ترجمہ قصیدہ بردہ۔(۷)

مذاقِ سخن: مبدأ فیاض کی طرف سے آپ کو شعر و سخن کا ستھرا ذوق بھی عطا ہوا تھا، اور آپ نے عربی وفارسی اور اردو زبانوں میں اپنے شاعرانہ کمال اور قادر الکلامی کے بہت سے یادگار نمونے بھی دواوین کی شکل میں چھوڑے ہیں۔ ڈاکٹر میمونہ دلوی نے اپنی کتاب 'بمبئی میں اردو ۱۹۱۴ء تک' کے باب دوم میں دور اوّل کے شعرائے بمبئی کے تحت آپ کا تذکرہ بڑے تحسین آمیز الفاظ میں کیا ہے۔ فرماتی ہیں :

"سید عبد الفتاح کو شعر و شاعری سے بھی دل چسپی تھی، اشرفؔ تخلص رکھتے تھے، شعری سرمایہ" دیوان اشرف" اور " بیاض اشرف" کے نام سے یادگار چھوڑا ہے۔ دیوان اشرف الاشعار: اشرف کا یہ دیوان ۱۲۷۹ھ میں مرتب ہوا تھا، اس میں غزلیات، نعت اور مناقب شامل ہیں، اس کے علاوہ اشرف المجالس کے نام سے سورۂ قدر کی منظوم تفسیر بھی دی گئی ہے، یہ دیوان اب نایاب ہے، اس کا تذکرہ کریمی لائبریری کی فہرست کتب میں موجود ہے۔ بیاض اشرف: اشرف کا یہ خودنوشت مجموعہ کتب خانہ مدرسہ محمدیہ میں موجود ہے، جس میں دس اردو اور دس فارسی قصائد ہیں، اشرف نے یہ قصائد اپنے دیوان سے نقل کر کے مولانا محمد صدیق ملتانی ثم احمد نگری کی خدمت میں بھیجے تھے۔ اس مخطوطہ میں اشرف کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک خط بھی شامل ہے جو مولانا کے نام ہے۔ یہ مخطوطہ ۱۲۸۲ھ میں دھولیہ میں تحریر کیا گیا تھا۔ بیاض اشرف کا پہلا قصیدہ مشہور عربی قصیدہ "قصیدہ بردہ" کا اردو ترجمہ ہے، اس میں کل ۶۹، ابیات ہیں۔ دوسرا قصیدہ مطلع دیوان مہندی کے نام سے ہے، جس میں نعت، منقبت اور مدح اصحاب کبار ہے، اس میں کل ۹۸، ابیات ہیں۔ تیسرا قصیدہ قصیدۂ صنعت حرفین کے نام سے ہے، اس میں کل ۱۹، ابیات ہیں، اسی طرح آخری قصیدہ دیوان قصائد اشرف کی تاریخ سے متعلق ہے، یہ گیارہ بیت پر مشتمل ہے، جن سے دیوان اشرف کے سنہ تصنیف پر روشنی پڑتی

ہے۔ (۸)

وفات: آپ کی وفات ۱۵صفر۱۳۲۳ء کو ممبئی میں ہوئی، اور وہیں بھنڈی بازار کی مشہور ومعروف مینارہ مسجد کے بیس منٹ (Basement) کی سمت مغرب میں سپردِ خاک کیے گئے۔ 'خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را'۔

ناکارۂ جہاں

محمد افروز قادری چریاکوٹی

جامعۃ المصطفیٰ، دلاص یونیورسٹی، کیپ ٹاؤن، افریقہ

دوشنبہ، ۲شعبان المعظم ۱۴۳۴ھ ... ۱۱جون ۲۰۱۳ء

---

(۱) کیفیۃ العارفین، سید عبدالرزاق ابوالعلائی:۶... نزہۃ الخواطر، شیخ عبدالحیٔ لکھنوی:۱۲۸۶۔ مطبوعہ دارابن حزم... تذکرہ علمائے ہند مترجم:۲۷۳،۲۷۲۔

(۲) جامع الفتاویٰ (۱۳۰۳ھ) جلد اول، دیباچہ، بتغیر قلیل۔ مطبوعہ فتح الکریم، بمبئی۔

(۳) نزہۃ الخواطر، شیخ عبدالحیٔ لکھنوی:۱۲۸۶۔ مطبوعہ دارابن حزم... تذکرہ علمائے ہند مترجم:۲۷۳،۲۷۲۔

(۴) مولانا عبدالحلیم ساحل کی تحقیق کے مطابق میر عبداللہ نامی آپ کے ایک تیسرے صاحبزادے بھی تھے۔ نیز مولانا نے جامع الفتاویٰ جلد اول کے حوالے سے دو بیٹوں کے نام یہ بتائے ہیں: سید محی الدین، اور سید زین العابدین، حالانکہ ہمارے پاس موجود جامع الفتاویٰ کی جلد اول ان تفصیلات پر کوئی روشنی نہیں ڈالتی۔ پھر چند پیراگراف کے بعد مولانا نے 'ازدواجی زندگی' کے تحت آپ کی اولاد کا ذکر کیا تو اس میں دونوں بیویوں سے دو دو بیٹوں کا ذکر کیا ہے؛ مگر ان چاروں ناموں میں کہیں محی الدین اور زین العابدین کا ذکر نہیں کیا۔ خیر! ہماری تحقیق کے مطابق معتبر تاریخی ماخذ تطییب الاخوان، تذکرۂ علمائے ہند اور نزہۃ الخواطر میں صرف دو بیٹوں ہی کا ذکر آیا ہے، اور ان دونوں کے نام وہی تھے جو اوپر متن میں مذکور ہوئے۔ اللہ ورسولہ اعلم۔ (تفصیل کے لیے دیکھیں: ماہنامہ سنی دعوتِ اسلامی: اپریل ۲۰۱۳ء) ۔چریاکوٹی۔

(۵) نزہۃ الخواطر، شیخ عبدالحیٔ لکھنوی:۱۲۸۶۔ مطبوعہ دارابن حزم۔

(۶) یاد رہے کہ یہ تفصیلات صرف جامع الفتاویٰ جلد اول کی روشنی میں فراہم کی گئی ہیں، جلد ثانی سردست ہماری تحویل میں نہیں ہے۔ ۔چریاکوٹی۔

(۷) جامع الفتاویٰ، دیباچہ... تذکرہ علمائے ہند مترجم:۲۷۳۔

(۸) بمبئی میں اردو، ۱۹۱۴ء تک، مطبوعہ: مکتبہ جامعہ لیمیٹڈ، دہلی، ستمبر ۱۹۷۰ء ص:۱۱۳، ۱۱۲۔

الحمد للّٰہ ربّ العالمین والعاقبۃ للمتقین والصّلوٰۃ والسّلام
علی رسولہ وحبیبہ محمد وعلی آلہ واصحابہ جمعین۔اما بعد!

فقیر خاکسار ذرۂ بے مقدار مفتی **سید عبد الفتاح الحسینی** القادری عرف سید اشرف علی الواعظ ابن سید عبد اللہ حسینی پیرزادہ گلشن آبادی۔عفی اللہ عنہما وعن سائر المسلمین۔کہتا ہے کہ بعض مسلمان بھائیوں نے خواہش کی کہ عربی مولود شریف اور مدح کے قصیدے جو اس ملک میں اکثر مجلسوں میں پڑھے جاتے ہیں اس کے معنی سمجھ میں نہیں آتے، اگر اس کا ترجمہ مع شرح اُردو زبان میں ہو تو (باعث) اَجرِ عظیم ہوگا؛ لہٰذا مولودِ جزریہ، مکیہ اور برزنجی وغیرہ نیز تفاسیر واحادیث و سیر کی کتابیں جمع کرکے صحیح روایتوں اور اکثر منظوم قصائد عربی کا اُردو محاورے میں منظوم ترجمہ لکھا اور دیوان نعت محمدی مرتب کرکے اس کا نام 'اشرف الاشعار' رکھا۔ اور روایاتِ نثر عربی کو مع شرح اُردو نثر عبارت میں علیحدہ جمع کیا اور اس مختصر کا نام 'الباقیات الصالحات فی مولد اشرف المخلوقات' رکھا۔ اب اس خدمت کو خالصاً لوجہ اللہ الکریم حضرت رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جناب میں نذر گذارتا ہوں۔ ع: گر قبول افتد زہے عزوشرف

نیز چند مسدس ومخمس اور قصائد فارسی بھی علیحدہ خاتمہ میں لکھ دیے تاکہ اکثر مولود خوان شائقین اور سامعین مطالب مولو والشریف سے واقف ہوں اومدح وثنا اپنے پیغمبر آخر الزماں ﷺ کی پڑھیں، سنیں اور سمجھیں کہ بلا تکلف ومبالغۂ شاعرانہ حدیث شریف کے مطابق اکثر احوال اس نظم ونثر میں جدا جدا مندرج ہوے ہیں حقیقتاً ذات پاک ممدوح مستغنی ثنا وصفت سے ہے، جو کچھ ان کی تعریف وتوصیف میں تحریر وتقریر کریں کم ہے، بلکہ آج تک جو کچھ صفحہ روزگار پر وصف نعت علماؤں سے لکھا گیا ہے عشر عشیر بھی نہیں ہوا ہے۔

(لہٰذا) بحکم ذکر الأنبیاء والأولیاء موجب لنزول الرحمۃ من اللّٰہ اپنی سعادت دارین جان کر مرقوم کیا ہے اور بعض مقام خاص میں اصل عربی عبارت مولود جزریہ اور

مولود برزنجیہ سے، نیز چند قصاید عربی تبر کاوتیمُّناً داخل کیے ہیں،اور قصائد نعتیہ میں بحسب محاورہ اس دیار کے مضامین قریب الفہم سلیس عبارت میں مسطور ہوئے ہر ایک پڑھنے والا اپنے علم واِستعداد کے موافق مطالب معانی کا اِدراک کرسکے گا۔ اگر سہو و خطا نظر میں آئے تو خوب تحقیق کرکے اِصلاح فرمائیے گا۔ کئی اُردو قصیدے عربی اَشعار کے وزنوں پر لکھے گئے ہیں، اس کے عربوں کے طور پر پڑھنے سے کیفیت ولذت ملتی ہے۔ وباللہ التوفیق وھو خیر الرفیق۔

ترکیب مولود الشریف پڑھے کی یہ ہے کہ اکثر شادی وغمی میں، فاتحہ ونیاز میں، ہر حاجت دینی ودنیوی روا ہونے کی نیت سے اور دفع بلیات وخوف وخطر نیز مشکل کاموں کی آسانی کے واسطے بوسیلۂ حضرت بنی علیہ الصلوٰۃ والسلام، اَذکار واحادیث اور درود شریف کا (ورد) کرتے ہیں۔ اوّل مکان پاک صاف آراستہ خوشبو درست کرکے باوضو ہوکر فاتحہ پڑھنا اور بعدہ مولود الشریف شروع کرنا، ایک دو ورق یا روایتیں نثر عبارت کی پڑھ کر ایک دو قصیدے اِلحان سے بترتیب اَدا کرکے بآواز بلند درود شریف پڑھتے جانا، اہل مجلس کا ادب سے دوزانو بیٹھنا، دنیا کی کچھ باتیں نہ کرنا، پڑھنے اور سننے میں دھیان لگانا، حضورِ دل سے حضرت ﷺ کی طرف متوجہ ہونا، سلام کے وقت دست بستہ کھڑے ہونا، بے شک دوجہان کی مرادیں حاصل ہوں گی اور محبت کے ساتھ حضور ﷺ کی اُردو فارسی نعت پڑھی جائے سو مقبول ہوتی ہے، اور فرشتے محفل میں حاضر رہتے ہیں۔

مولود شریف کا محفلوں میں شوق وذوق سے پڑھنا اور رسول مقبول ﷺ کی محبت کا اِظہار کرنا شرع میں مستحب ہے۔ نیز سلام کے وقت دست بستہ کھڑے ہونا بھی مستحسن ہے جو اس کو بدعت کہے یا منع کرے وہ آپ بدعتی ہے۔ اور ربیع الاوّل کے (علاوہ بھی) جب چاہیں مولود اور نعت حبیب ﷺ پڑھا کریں جائز ہے۔

اس سلسلے میں کسی نے سوال کیا تھا تو اس کے جواب میں علیحدہ ایک رسالہ بنام 'دلائل عشرہ' اس عاصی نے بدلائل قوی تقریبًا چار جز میں لکھا ہے کہ ایسی جرأت ومیراث بطفیل رسول مقبول ہوتی ہیں۔اللّٰھم صل وسلم و بارک علیہ۔

(مولانا مفتی سید عبد الفتاح گلشن آبادی)

الحَمْدُ للهِ الذِی اَجْرَی علیٰ مَنْ حَمِدَہ اَجْرًا، وعَلا فِی حُجُبِ جبرُوتِ عَظَمَتِہٖ قَهْرًا، البَاقِی بَعْدَ فَنَاءِ خَلْقِہٖ جَلَالاً وَّ کبْرًا، حَیَّرَنِی مَلأُ قُدْرَتِہٖ وَهْمًا وَعِلْمًا وَفِکْرًا، فَالمَلَكُ وَالفَلَكُ وَالخَلائِقُ لاَیَعْصُونَ لَہٗ اَمْرًا، یَبْصُرُ الذَّرَّةَ فِی حِنْدِسِ اللَّیْلِ وَقَدْ مَدَّ الظَّلام لَہٗ سِتْرًا، قَدَّرَ الایَّامَ بِحِکْمَتِہٖ فَجَعَلَهَا عَامًا وَّشَهْرًا، وَفَضَّلَ بَعْضَهَا عَلیٰ بَعْضٍ فِی سِابِقِ عِلْمِہٖ وَجَعَل لَهَا فِی اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ ذِکْرًا، وَاَطْلَعَ فی شَهْرِ رَبیعِ الاوَّلِ بَدْرًا، فَفِیْہِ وُلِدَ النَّبِیُّ المُصطفیٰ وَالحبِیبُ المُجْتبیٰ، فَاَعْلَنَتِ المَلائِکَةُ بِالتسْبِیح وَالتهْلِیْلِ سِرًّا وَّجَهْرًا، (یہاں کلمہ تمجید تین بار پڑھے) وَقِیْلَ لِرِضْوَانَ زَیِّنِ الْجِنَانَ وَارْفَعْ عَنِ الْفِرْدَوْسِ وَالْقُصُورِ سِتْرًا فَفِی هٰذِہِ اللَّیْلَةِ یَجْلُوْ جَمَال صَاحِبِ الْمُعْجِزَاتِ وَالذِّکْرٰی فَجُلِیَتْ مَعَانِی صَاحِبِ سَبْعِ الْمَثَانِی لَیْلَةَ الاِثْنَیْنِ فِی شَهْرِ رَبِیْعِ الاوَّلِ الدَّانِی لِاثْنیٰ عَشَرًا، وَنُثِرَ عَلیٰ مَوْلَدِہٖ الْجوهَرُ و رَفَعَ لَہٗ الْجَلِیْلُ ذِکْرًا، فَسُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ هٰذَا النَّبِیَّ الْکرِیمَ سُلْطَانَ الأنْبِیَاءِ وَرَفَعَ لَہٗ قَدْرًا، وَجَعَلَ مَوْلِدَہٗ لِمَنْ فَرِحَ بِہٖ حِجَابًا مِنَ النَّارِ وَسِتْرًا وَغَفَرَ لِمَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَجَزَاءَہٗ بِالصَّلوٰةِ الْوَاحِدِ عَشْرًا۔ (یہاں بآوازِ بلند درود پڑھے)

قصیدہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَا ھُو	ہ	مُحَمّدٌ رَسُولُ اللّٰہِ یَا ھُو
اَحۡمَدُ رَبِّیۡ ذُوالۡعُطَاءِ یَا ھُو	ہ	مُجِیبٌ کُلَّ الدُّعَآءِ یَا ھُو
بِمَوۡلَدِ مُحَمَّدٍ یَا ھُو	ہ	اَظۡھَرَ نُوۡرَ الۡخِفَاءِ یَا ھُو
مَا رَاٰی مِثۡلَہٗ قَطُّ یَا ھُو	ہ	فِي الۡاَرۡضِ وَفِي السَّمَاءِ یَا ھُو
بُشۡرٰی لِھٰذَا الۡمَوۡلُوۡدِ یَا ھُو	ہ	اَنَّہٗ خَیۡرُ الۡوَرَاءِ یَا ھُو
سَیِّدٌ فِی الۡخَافِقَیۡنِ یَا ھُو	ہ	سُلۡطَانٌ فِی الۡاَنۡبِیَاءِ یَا ھُو
شَافِعٌ یَوۡمَ النُّشُوۡرِ یَا ھُو	ہ	شَافِیٌ لِکُلِّ الدَّاءِ یَا ھُو
اِسۡمُہٗ مُحَمَّدٌ یَا ھُو	ہ	جِسۡمُہٗ نُوۡرُ الۡبَقَاءِ یَا ھُو
وَصۡفُہٗ طٰہٰ وَیٰسٓ یَا ھُو	ہ	نَعۡتُہٗ عَیۡنُ الرِّضَاءِ یَا ھُو
فِی الۡقُرۡاٰنِ شَمَائِلُہٗ یَا ھُو	ہ	اَنۡزَلَہٗ رَبُّ السَّمَاءِ یَا ھُو
کُنۡ لِیۡ شَفِیۡعًا لِلّٰہِ یَا ھُو	ہ	یَا نَبِیۡ سُرَّ السُّرَاءِ یَا ھُو
اَنۡتَ اَشۡرَفُ الۡمَخۡلُوۡقِ یَا ھُو	ہ	یَا رَسُوۡلَ الۡکِبۡرِیَاءِ یَا ھُو

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَ بَارِکۡ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ

اَلصَّلٰوۃُ عَلَیۡکَ زَیۡنُ الۡاَنۡبِیَاءِ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ

اَلصَّلٰوۃُ عَلَیۡکَ اَصۡفَی الۡاَصۡفِیَاءِ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ

اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ اَزْکَی الاَزْکِیَاءِ وَ السَّلاَمُ عَلَیْکَ

اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ اَتْقَی الاَتْقِیَاءِ وَ السَّلاَمُ عَلَیْکَ

اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ مِنْ رَبِّ السَّمَاءِ وَ السَّلاَمُ عَلَیْکَ

اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ یا بَھجَ الضِّیَاءِ وَ السَّلاَمُ عَلَیْکَ

اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ دَایِمْ بِلَا انْقِضَاءِ وَ السَّلاَمُ عَلَیْکَ

اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ یَا حُسْنَ الثَّنَاءِ وَ السَّلاَمُ عَلَیْکَ

اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ اَحْمَدُ یَا حَبِیْبِی وَ السَّلاَمُ عَلَیْکَ

اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ طٰہٰ یا طَبِیْبِیْ وَ السَّلاَمُ عَلَیْکَ

اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ یَا مِسْکِی وَ طِیْبِیْ وَ السَّلاَمُ عَلَیْکَ

اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ یَا عَوْنَ الْغَرِیْبِ وَ السَّلاَمُ عَلَیْکَ

اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ یَا جَالَ الْکُرُوبِ وَ السَّلاَمُ عَلَیْکَ

اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ یَا جَبَرَالقلُوبِ وَ السَّلاَمُ عَلَیْکَ

اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ یَا سَتَرَالعُیُوبِ وَ السَّلاَمُ عَلَیْکَ

اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ یَا مِنْہُ نَصِیْب وَ السَّلاَمُ عَلَیْکَ

اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ یَا مَاحِیَ الذُّنُوْبِ وَ السَّلاَمُ عَلَیْکَ

اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ الاَنَامِ وَ السَّلاَمُ عَلَیْکَ

اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ یَا بَدْرَ التَّمامِ وَ السَّلاَمُ عَلَیْکَ
اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ یَا کُلَّ الْمَرامِ وَ السَّلاَمُ عَلَیْکَ
اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ یَا نُورَ الظَّلامِ وَ السَّلاَمُ عَلَیْکَ
اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ یَا مَاحِیَ الظَّلامِ وَ السَّلاَمُ عَلَیْکَ
اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ یَا حُسْنَ الصِّفَاتِ وَالسَّلاَمُ عَلَیْکَ
اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ یَا ذُخْرَ الْعُصَاۃِ وَ السَّلاَمُ عَلَیْکَ
اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ یَا ذَا الْمُعْجِزَاتِ وَ السَّلاَمُ عَلَیْکَ
اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ یَا ذَا الْبَیِّنَاتِ وَ السَّلاَمُ عَلَیْکَ
اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ یَا عَلَمَ الْهُدَاۃِ وَ السَّلاَمُ عَلَیْکَ
اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ یَا اَسْنَی الْمَلاحِ وَ السَّلاَمُ عَلَیْکَ
اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ یَا نُورَ الصَّباحِ وَ السَّلاَمُ عَلَیْکَ
اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ یَا رُکْنَ الصَّباحِ وَ السَّلاَمُ عَلَیْکَ
اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ یَا دَاعِ الْفَلَاحِ وَ السَّلاَمُ عَلَیْکَ
اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ یَا زَاکِیَ الْخَصَائِلِ وَ السَّلاَمُ عَلَیْکَ
اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ یَا سَمْحَ الاَنَامِلِ وَ السَّلاَمُ عَلَیْکَ
اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ یَا کَنْزَ الاَرَامِلِ وَ السَّلاَمُ عَلَیْکَ
اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ یَا ضَوءَ البَصَایِرِ وَ السَّلاَمُ عَلَیْکَ
اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ اَحْمَدُ یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

اَلصَّلوٰۃُ عَلَیۡکَ طٰــہٰ یَا مُمَجَّدۡ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ
اَلصَّلوٰۃُ عَلَیۡکَ یَا کَہۡفاً وَّ مَقۡصَدۡ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ
اَلصَّلوٰۃُ عَلَیۡکَ یَا حُسۡناً تَفَـرَّدۡ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ
اَلصَّلوٰۃُ عَلَیۡکَ یَا کُحۡلاً لِاَرۡمَدۡ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ
اَلصَّلوٰۃُ عَلَیۡکَ یَا مَعروفاً مُوَحَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ
اَلصَّلوٰۃُ عَلیٰ الخُلاَصَۃِ مِنۡ تِہَامَۃُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ
اَلصَّلوٰۃُ عَلیٰ الۡمُظَلَّلِ بِالۡغَمَامَــۃ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ
اَلصَّلوٰۃُ عَلیٰ الۡمُشَفَّعِ فِی الۡقِیَامَۃ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ
اَلصَّلوٰۃُ عَلیٰ الۡمُتَوَّجِ بِالۡکَـرَامَۃ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ
اَلصَّلوٰۃُ عَلیٰ الۡمُبَشَّرِ بِالسَّلاَمَۃ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ
اَلصَّلوٰۃُ عَلیٰ اَلۡمُعَمَّمِ بِالۡعَمَامَۃُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ
اَلصَّلوٰۃُ عَلیٰ الۡمُخۡتَمِ بِالۡخِتَامَۃ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ
اَلصَّلوٰۃُ عَلیٰ الۡمُقَدَّمِ بِالۡاِمَامَۃ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ
اَلصَّلوٰۃُ عَلیٰ مُحَمَّدِن الرسُولِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ
اَلصَّلوٰۃُ عَلیٰ النَّبِی اَبِی البتُول صَــلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ
اَلصَّلوٰۃُ عَلَیۡکَ یَا وَجۡہَ الجَمِیۡلِ یَا رَسُولَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ یَاخَلِیلَ بنِ الخَلیلِ یَارَسُولَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ علیٰ الْخَلِیْفَۃَ مِنْکَ فِیْنَا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم

اَبِیْ بَکْـــــــرٍ مُبِیْدِ الْجَاحِدِیْنَ   رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
وَکَذَاکَ عُمَرَ وَلِیِّ الصَّالِحِـــیْنَ   رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
وَذِی النُّورَیْنِ   رَأْسِ النَّاسِکِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
وَکَذَاکَ عَلِیّ ِنِ السَّامِی الیَقِیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
وَکَذَا الْحَسَنَیْنِ خَیْرِ الْعَالَمِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا
اَلْحَمْزَۃِوَالْعَبَّاسِ عَـــمَّیْ نَبِیْنَا   رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا
وَآلِکَ کُلِّھِمْ وَالتَّابِعِـــیْنَ   رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم
وَتَـــابِعِھِمْ وَتَبَعِ التَّابِعِیْنَ   رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم
وَالسَّلامُ عَلیٰ اصحَابِکَ اَجمَعِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم

جواب قصیدہ

قولہٗ تعالیٰ: اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾ اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ عَلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِائَۃَ اَلف اَلف مَرَّۃٍ وعَلیٰ اَصْحَابِہٖ وبارِکْ وسَلِّمْ۔

جواب قصیدہ

صَلّٰی عَلَیْکَ اللّٰہُ یاعَلَمَ الھُدیٰ	ھ	یَا مَنْ یُسَمّٰی اَحْمَــــدُ وَ مُحَمَّدٗ
وُلِـــدَ الْحَبیبُ وخَدُّہٗ مُتَوَرَّدٗ	ھ	وَالنُّورُ مِنْ وَجَنَـاتِہٖ یَتَوَقَّـــدٗ
وُلِـــدَ الذیْ لَولَاہُ مَا ذُکِرَ النُّقا	ھ	کَلَّا وَلا کَانَ المُحَصَّبُ یَقْصُـــدٗ
جِبْرِیْلُ نَادیٰ فی مَنَصَّۃِ حُسْنِہٖ	ھ	ھٰـــذا مَلیحُ الکَوْنِ ھٰذا احمَدٗ
ھٰذا جَمیلُ الوَجہِ ھٰذا المُصطَفیٰ	ھ	ھٰذا کَـریمُ الوَجْہ ھٰذا الاوْحَدٗ
ھٰذَا الذیْ خُلِعَتْ علیہِ مَـلَابِسٗ	ھ	وَنفَائِسٗ فَنَظیرُہٗ لَا یُوجَـــــدٗ
ھٰذَا الذیْ جَاءَتْ اِلیہ دوْحَــۃٌ	ھ	والضَّبُّ حقًّا قَالَ انْتَ مُحمَّـــدٗ
ھٰذا الذیْ جَـاء البَعیرُ مُسَلِّمًا	ھ	وَالظَّبْیُ جَاءَ لِنَحْوِہٖ یَسْتَنْجِــدٗ
ھٰذا اِمامُ المُرسَلِــینَ حَقیقَۃً	ھ	لاشکَّ فی ھٰذا الحدیث مُوَحّدٗ
ھٰذا الذیْ نَبَعَ الزُّلالُ بِکَفِّــہٖ	ھ	وَالْجِذْعُ جَاءَ لِاَجْلِـــہٖ یَتَرَدَّدٗ
لَمْ یَأْتِ فی اَوْلَادِ اٰدمَ مِثْلُــــہٗ	ھ	فِیمَنْ مَضیٰ ھٰذا حَدِیثٌ مَسَنَّـدٗ
قَالتْ مَلائِکَۃُ السَّماءِ بِاَسْرِھَـا	ھ	وُلِدَ الْحَبیبُ وَمِثْلُہٗ لَایُولَـــدٗ

قصیدہ

صَلّٰی علَیْکَ اللّٰہُ یَا عَــــدْنَانِی	ھ	یَا مُصْطَفٰی یَا صَفْـــوَۃَ الرَّحْمٰنِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی اَعْــــطَانِی	ھ	ھٰـــذا الغُلامُ الْطَّیِّبُ الاَرْدَانِی
قَدْ سَادَ فِی المَھْدِ علَی الْغِلْمَـانِ	ھ	اُعِیـــذُہٗ بِالْبَیْتِ ذِی الْاَرْکَانِ

حَتّٰی اَرَاہُ بَالِـــــغ البُنیانِ	ہ	اُعِیــــــذُہُ مِنْ شَرِّ ذِی ثَنَّانِ
مِن حَاسِدٍ مُضطَرِّبِ الْعُتُبَـانِی	ہ	اَنْتَ اَلّذِی سَمّیْتَ فِی القُـــرْاٰنِ
اَحْمَدٌ مَکتُوبٌ عَلَی الْجِنَـــانِ	ہ	مُحَمَّدٌ سَیِّدٌ وُلَدِ عَــــدْنَانِ
صَلّٰی عَلَیہِ الوَاحِــــدُ الْمنّانِ	ہ	یٰا رَبّنَا بِالْمُصطفیٰ عَــــدْنَانِ

قصیدہ سلام قومہ

یَا نَبِی سَلَام عَلَیْکُمْ ، یَا رَسُوْل سَلَام عَلَیْکُمْ

یَا حَبِیْب سَلَام عَلَیْکُمْ ، صَلَوَاتُ اللّٰہ عَلَیْکُمْ

اَشْرَق البَـــدْرُ علیْنا	ہ	فَاخْتَفَتْ مِنْہُ الْبُدُورُ
مِثْلَ حُسْنِکَ مَا رَأینا	ہ	قَطُّ یَا وَجْــہَ السُّرُورِ
انْتَ شَمْسٌ انْتَ بَــدْرٌ	ہ	انْتَ نُورٌ فَـــوقَ نُورٍ
انْتَ اِکْسِیْرٌ وَغَــــالِی	ہ	انْتَ مِصْبَاحُ الصُّدُورِ
یَا حَبِیبِی یَا مُحمَّـــدُ	ہ	یَا عَرُوسَ الخَافِقَـین
یَا مُؤیَّد یا مُمَجَّــــد	ہ	یا اِمَــــامَ الْقِبْلَتَینِ
انْتَ خَیْرُ النَّاسِ طُـرًّا	ہ	لَا مَحَالَـــہ یَا اَمِینْ
انْتَ شَافِع یَا مُحَمَّــد	ہ	لِلْمَـــلأ یَوْمَ الْحُنَیْنِ
مَا رَأینا الْعِیسَ حَنَّتْ	ہ	بِالسَّرَا اِلَّا اِلَیــــکَ
وَالْغَمَامَہ قَدْ اَظَلَّـــتْ	ہ	وَالْمَـــلَا صَلّٰی عَلَیْکَ

وَاتَاکَ الْعُوْدُ یَبْــــکِی	ہ	وَتَذَلَّلْ بَیْنَ یَدَیْــک
وَاسْتَجَارَکَ یَا حَبِیبِی	ہ	عِنْـدَکَ ضَبْیُ النَّفُوْرِ
حِیْنَ مَا شَدَّ الْمَحَامِلُ	ہ	وَتَنادَوْ لِلـــــرَّحِیلِ
جِئْتَهُمْ وَالدَّمْعُ سَائِل	ہ	قُلْتُ قِفْ لِی یَا دَلیــلْ
شَاتَ حَمِّلْ لِی رَسَــائِل	ہ	اَیُّهَا الشَّوْقُ الْجَزِیْــلْ
نَحْوَهَا تِلْکَ الْمَنَــازِلْ	ہ	بِالْعَشِیِّ وَالْبُـــــکُوْرِ
مَنْ رَأی وَجهَکَ یَسعَدْ	ہ	یَا کَرِیمَ الوَالِــدَین
حَوضُکَ الصَّافِی الْمُبَرَّدْ	ہ	وِرْدُنَا یَـــوْمَ النُّشُوْرِ
لَیْسَ اَزْکیٰ مِنْکَ اَصْلًا	ہ	قَطُّ یَا جَـدَّ الْحُسَیْنِ
فِیْکَ قَدْ اَحْسَنْتَ ظَنِّی	ہ	یَا بَشِیرٌ یَا نَـــــذِیرْ
کُلُّ مَنْ فِی الْکَوْنِ هَامُوا	ہ	فِیْکَ یَا بَاهِی الْحَنِین
وَلَهُمْ فِیْکَ غَـــرَامٌ	ہ	وَاشْتِیَاقٌ وَالْحَنِـــینْ
اَنْتَ لِلْمُرْسَل خِتَـــامٌ	ہ	اَنْتَ لِلْمَولیٰ شُـــکُوْرْ
یَا غِیَاثِی یَا مَـــلاذِی	ہ	فی مُلِمَّاتِ الاُمُـــورِ
عَبدُکَ المِسکِینُ یَدْعُو	ہ	فَضْـلُکَ خَیْرٌ کَثِیْرٌ
فَعَلَیْکَ اللّٰهُ صَـــــلّٰی	ہ	دَائِمًا طُولَ الــدَّهُورِ

فَلَمَّا اَشْرَقَ نُورُہٗ فِی الوَجُوْدِ اَذْعَنَ اللّٰہَ بِالسُّجُوْدِ وَلَمْ یَخْلُقْ مِثْلُہٗ مَوْلُوْدٌ ثُمَّ اُوْمِیَ بِاِصْبَعَتِہٖ اِلَی السَّمَاءِ مُشِیْرًا بِالرِّفْعَۃِ فَوَلَدَ مَخْتُوْنًا مُکَحَّلاً مَدْھُوْنًا مُعَطَّرًا مُکَرَّمًا وَخَرَجَ مِنْ ثِغْرِہٖ نُورٌ اَضَاءَتْ لَہٗ قُصُورُ بُصْرٰی مَنْ اَرْضِ الشَّامِ وَخَرَّتْ لِھَیْبَتِہٖ جَمِیْعُ الصَّلْبَانِ وَالاصْنامِ وَاَصْبَحَ کُلُّ جَبَّارٍ بَعْدَ عِزَّتِہٖ ذَلِیْلًا وَمُنِعَتِ الشَّیاطِیْنُ اَنْ تَسْتَرِقَ السَّمْعِ فَلَمْ تَجِدْ بَعْدَ ذٰلِکَ اِلَی السَّمَاءِ سَبِیْلًا ۔ قولہ تعالیٰ: اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا ۝۱ لِّیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِکَ وَ مَا تَاَخَّرَ وَ یُتِمَّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکَ وَ یَھْدِیَکَ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ۝۲ وَّ یَنْصُرَکَ اللّٰہُ نَصْرًا عَزِیْزًا ۝۳

قصیدہ مناجات خاتمہ

یَا رَبِّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ خَیْرِ الْاَنَامِ مُحَمَّدٖ
وَارْزُقْ شَفَاعَتَہٗ لَنَا وَلِمَنْ عَصٰی یومَ الْاَبَد

مَـــالِی اِلَیْکَ وَسِیــلَۃٌ اِلَّا الصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِی
وَعَلٰی جَمِیْعِ صِحَابِہٖ مَا دَامَ رُوحِی فِی الجَسَد

یَـــا رَبِّ اَنْتَ وَلِیُّنَــــا دَارَ الْبوَارِ وَھٰھُنَــا
اَبَدًا اِلَیْکَ رَجَاءُ نَا اَنْ لَّا تُعَذِبَ فِی الْجَسَد

وَقِنَا عَـــذَابَ النَّارِ فِی یَومِ النُّشُورِ الٰھِنُا

لَا تُخْـــزِنَا بِذُنُوبِنَا فِیْھَا بِحَبْلٍ مِنْ مَسَد

یَارَبِّ وَاجْعَـــلْ بَلْدَنَا ھٰذَا بِفَضْلِکَ اٰمِنًا

دَمِّـــرْ لِکُلِّ عَدُوِّنَا مَن کَانَ فِی ھٰذَا البَلَد

وَقِنَا عَـــذَابَ الْقَحْطِ فِی ھٰذَا الْبِلَادِ لِاَنَّہٗ

قَـدْ حُیِّرَتْ مِنْ قَبْلِہٖ کُلَّ الخَلَایِقِ فِی کَبَدْ

یَا مَن لَکَ الْمَجْدُ العُلیٰ یَرجُوکَ صِدّیقُ الْھُدیٰ

وَیَقُولُ رَبِّیْ اِھْدِنَا سُبُلَ السَّـــلَامِ اِلَی الاَبَد

یَدْعُوکَ یَا مَن قَد عُلَا اِبْنُ الخَلِیْلِ وَقَدْ عَصیٰ

فَـانْظُرْ اِلَیْہِ وَنَجِّنَا مِمَّا نَخَـــافُ مِنَ الْکَبَد

یَا رَبِّ بِالسِّرِّ الَّـــذِّیْ اَوْدَعْتُہٗ فِی الْفَاتِحَـــہ

وَبِحَقِّ مَـــا اَوْرَدتَہُ فِی قُـــلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَــد

اِغْفِـرْ لِعَبْدٍ مُذْنِبٍ الْقَـــاْدِرِیْ وَمَنْ عَصیٰ

وَالْمُؤمِنِـــیْنَ بِکُلِّھِمْ وَلِوَالِـــدَیْہِ وَمَا وَلَــد

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلیٰ اٰلِہٖ وَاَصْحٰبِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

قولہٗ تعَالیٰ: لَقَدۡ جَآءَکُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ عَزِیۡزٌ عَلَیۡہِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِیۡصٌ عَلَیۡکُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۱۲۸﴾ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ حَسۡبِیَ اللّٰہُ ۫ۖ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ؕ عَلَیۡہِ تَوَکَّلۡتُ وَ ہُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ ﴿۱۲۹﴾

اَلحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ اَشۡرَفَ الاَنَامَ بِصَاحِبِ الۡمَقَامِ مَحۡمُودِ الۡاَعۡلیٰ وَ کَمَّلَ الۡسُّعُوۡدَ بِاَشۡرَفِ مَوۡلُوۡدٍ حویٰ شَرَفاً وَفَضۡلًا وَشَرَّفَ بِہٖ الاٰباء وَالۡجُدُوۡدَ وَاَمۡلَاَ الۡوُجُودَ بِوَجُودِہٖ عَدۡلًا حَمَلَتہُ اُمُّہٗ اٰمِنَۃُ فلَمۡ تَجِدۡ لَحَمۡلِہٖ اَلمَّاوَلَا ثِقۡلًا وَوَضَعَتۡہُ صَلّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم مَخۡتُوۡناً مُکَحَّلاً فِیۡ خِلَعِ الۡوِقَارِ وَالۡمَهَابَۃِ یُجۡلیٰ ، وَ وُلِدَ نَبِیُّنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ بِوَجۡہٍ مَّا یُریٰ اَحۡسَنُ مِنۡہُ وَ لاَ اَحۡلیٰ ، بِنُورٍ کَالشَّمۡسِ بَلۡ ھُوَ اَضۡوَءُ وَ اَجۡلیٰ ، وَ ثِغۡرٍ فَاقَ دُرًّا وَّ لُؤۡلُؤاً بَلۡ ھُوَ اَعۡلیٰ وَ اَغۡلیٰ ، وَ طَافَ بِہٖ جبریل علیہ السلام لَیۡلَۃَ مَولَدِہٖ وَ تُمۡلیٰ ، وَ جَعَلَ دِیۡنَہُ عَلَی الدَّوَامِ مُسۡتَعۡلِیاً لاَّ مُسۡتَعۡلیٰ ، وَ ذِکۡرُہٗ عَلیٰ مَمَرِّ الاَیَّامِ یُکَرَّمُ وَ یُتۡلیٰ، اَشۡرَقَتۡ لِمَولِدِہٖ الۡحَنَادِسُ شَرۡقاً وَّ غَرۡباً وَّ وَعۡراً وَّ سَهۡلاً ، وَخَرَّتۡ لِمَوۡلَدِہٖ الۡاَصۡنامُ مِن اَعلی الۡمَجَالِسِ خُضُوۡعاً وذُلاًّ وارۡتَجَسَ اَیۡوَانُ کِسۡریٰ فَانۡکَسَر اَربَع وَعَشَرَ مِنۡ طَلَقِ اَیۡوَانِہٖ وَھُوَ جَالِسٌ فَعَدِمَ الۡقَومُ نُطۡقاً وعَقۡلًا، وَخَمِدَتۡ نَارُ فَارِسَ وَ تَتَبَدَّدُ مِنۡھُمۡ جَمۡعاً وَّشَمۡلًا، وَزُخۡرِفَتِ الۡجِنَانُ لَیۡلَۃَ مَوۡلَدِہٖ وَاَطۡلَعَ الۡحَقُّ تَعالیٰ وِتَجَلّٰی، وَنَادَتِ الۡکَائِنَاتُ مِن جَمِیۡعِ الۡجِهَاتِ اَهۡلاً وَسَهۡلاً ثُمَّ اَهۡلاً وَسَهۡلاً ۔

الباقیات الصالحات فی
شرح مولد اشرف المخلوقات

سب تعریف اس خداوندعالم کو سزاوار ہے کہ جس نے اپنی حمد کرنے والے کے لیے ثواب جمیل اور اجر جزیل مقرر فرمایا اور اپنی صفات قدیمہ کو عظمت کے پردوں میں سے ظہور میں لاکر سب عالم پر غالب کیا ہے۔ تمام خلقت کے فنا ہونے کے بعد وہ اپنی جلالت وکبریائی کے ساتھ باقی و بے پایاں ہے اور اس کی قدر کی دریافت کرنے میں انسان کی فکر و علم اور عقل و وہم حیران و پریشان ہے۔

جو کچھ ترے خیال میں آئے یقین جان
ذاتِ خدا ہے اس سے بہت دور بے نشان

آسمانوں کے فرشتوں اور جمع مخلوقات میں سے کوئی اس کا نافرمان نہیں اس نے اپنی حکمت ازلی سے رات دن کا شمار لگا کر مہینہ اور برس متعیّن کیا اور بعض دنوں کو دوسرے دنوں پر بزرگی دے کر اپنے علم قدیم سے لوح محفوظ میں اس کا ذکر و بیان لکھ دیا۔ ربیع الاول کے مہینے کو خاص بزرگی بخشا اور اس میں حبیب خدا اور رسول مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم کی ولادت رکھا۔ فرشتوں نے خدا کا شکر بجالایا اور تسبیح و تہلیل کا شور مچایا۔ سبحانَ اللّٰہ الخ (کلمہ تمجید تین بار پڑھیں)

رضوان کو حکم ہوا کہ جنتوں کو آراستہ کرے اور فردوسِ بریں کے دریچوں سے پردے اُٹھادے؛ کیوں کہ اس رات کو جمال باکمال رسولِ ذوالجلال بڑے معجزوں کے ساتھ دنیا میں طالع ولامع ہوتا ہے اور وہ خلاصۂ لفظ و معانی، صاحب سبع المثانی، ربیع الاول کی بارویں تاریخ وشنبہ کی رات کو قریب صبح آفتاب کی مانند سحابِ حجاب سے باہر آتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے پیدا ہونے کے وقت آسمان نے جواہر نثار کیا اور آپ پر سے قربان ستارے اور سیار کیا۔ روایت ہے کہ فاطمہ ام عثمان بن ابی العاص فرماتی ہیں کہ جس شب کو

آنحضرت ﷺ برج حمل سے مانند آفتاب جہاں تاب کے باہر آئے، میں اس وقت آمنہ بنت وہب یعنی رسول اللہ ﷺ کی ماں کے پاس حاضر تھی، جب آسمان کی طرف میری نظر گئی تو ستاروں کو دیکھا کہ زمین کی جانب جھک گئے ہیں بلکہ زمین پر گرپڑتے ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ کیا شان ہے اس خدا کی جس نے ایسا نبی کریم ﷺ پیدا کیا اور اس کو درجۂ رفیع دے کر پیغمبروں کا سلطان بنایا۔ جس نے آپ کے مولد کی خوشی کی اس کو دوزخ کی آگ سے خدا نے بچایا اور اس مولود کے دن خوشی کرنے کی برکت سے اس شخص کے اور جہنم کی آتش کے بیچ میں پردہ لگا دیا۔

روایت ہے کہ ثویبہ ابولہب کی کنیزک تھی، آنحضرت ﷺ کی ولادت کی خبر سنتے ہی ابولہب کے پاس دوڑی گئی اور بولی: میاں! عبداللہ گھر بیٹا آیا تم کو یہ بھتیجا مبارک ہو۔ ابولہب سن کر خوش ہوا اور اس کنیزک کو آزاد کیا۔

عبداللہ ابن عباس نے ابولہب کے مرنے کے بعد اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اے کافر دشمن رسول! تیرا کیا حال ہے، بیان کر۔ ابولہب بولا ہمیشہ سخت عذابوں میں گرفتار رہتا ہوں، مگر پیر کی شب کو محمد ﷺ کے مولود سے خوش ہوا اور اس سبب ثویبہ کو آزاد کیا تھا اس رات کو مجھے راحت ہوتی ہے کہ چھ دن کا عذاب بھول جاتا ہوں۔ جب کافر اور دشمن رسول کا یہ حال ہو تو پھر جو مسلمان رسول اللہ ﷺ کی دوستی سے آپ کے مولود کی ہر سال خوشی کرے تو اس کے راحت اور ثواب کا کیا بیان ہو سکے۔ جس نے محبت کے ساتھ آنحضرت ﷺ پر درود پڑھا بیشک اس کو خدا نے بخش دیا، اس کی دعا مقبول ہوئی اور ایک درود کے عوض اسے دس نیکی ملی۔

قصیدۂ درود

یا رسول اللہ علیکم الصّلوٰۃُ وَالسّلام	۵	یا حبیب اللہ علیکم الصّلوٰۃُ وَالسّلام

آج ہے مولود اکرم الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام	ہ	ہے خوشی در ہر دوعالم الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام
نور پیشانی سے چمکا سارا گھر روشن ہوا	ہ	جبرئیل آکر پکارا الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام
پیدا ہوکے سجدہ کرکے یوں کہا الحان سے	ہ	بخش اُمت کو خدایا الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام
جب ہوئے پیدا محمد مشک کی خوشبو چلی	ہ	ہوئی معطر ساری دنیا الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام
تھے بریدہ ناف اور مختون تھے اور پاک تھے	ہ	نور تھا چہرے سے ہویدا الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام
روشنی سے اُنکی دیکھا آمنہ نے بصریٰ کے گھر	ہ	واہ کیا خورشید نکلا الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام
ہاتف غیبی نے پکارا رکھ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کا نام	ہ	سارے عالم بیچ یکتا الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام
تھے فرشتے طوف کرتے آمنہ کے گھر تیئں	ہ	اَبر پھر وہاں آکے اُترا الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام
سرِّمکنوں، رازِعالم، سب دِکھائے آپ کو	ہ	واقفِ اَسرارِ مولیٰ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام
اس مصفّٰی دل میں سب علم لدنی بھر دیا	ہ	شافعِ دنیا و عقبیٰ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام
لے کے فرشتوں نے محمد کو فلک کی سیر کی	ہ	مشرق و مغرب دکھایا الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام

کیا ہی خوشی کا آج دن ہے مولدِ شاہِ رسل

اشرف و اعلیٰ و اولیٰ الصَّلوٰۃُ وَ السَّلام

روایت ہے مولد برزنجی سے:

وَظَهَرَ عِنْدَ وِلَادَتِهٖ خَوَارِقُ وَغَرَائِبُ غَيْبِيّه ، اِرْهَاصاً لَنُبُوَّتِهٖ وَاِعْلَاماً بِاَنَّهٗ مُخْتَارُاللهِ وَمُجْتَبَاهُ ، فَزِيْدَتِ السَّمَاءُ حِفْظاً و رُدَّ عَنْهَا الْمَرَدَّةُ وذوو النُّفُوْسِ الشَّيْطَانِيه ، وَرُجِمَتْ رُجُومُ النَّيِّرَاتِ كُلَّ رَجِيْمٍ فِي حَالِ مَرْقاه ، وَتَدَلَّتْ اِلَيْهِ صلىٰ الله عَلَيْهِ وَسلَّم اَلْاَنْجُمُ الزُّهْرِيَّه ، وَاسْتَنَارَتْ بِنُوْرِهَا وِهَادُ الحَرَمِ وَ رُبَاه ، وَخَرَجَ مَعَهٗ نُورٌ اَضَاءَتْ لَهٗ قُصُورُالشَّامِ الْقَيْصَرِيَّه ،

فَرَآهَا مَنْ بِطاَحُ مَكَّةَ دَارُهٗ وَمَغْنَاه ، وَانْصَدَعَ الاِيْوَانُ بِالْمَدَايِنِ الْكِسْرَوِيَّه ، الَّذِیْ رَفَعَ اَنُوشَرْوَانَ سَمْكَهٗ وَسَوَّاه ، وَسَقَط اَرْبَعٌ وَّعَشْرٌ مِنْ شُرَّفَاتِهِ الْعُلْوِيَّه ، وَكُسِرَ مُلْكُ كِسْرىٰ لِهَولِ مَا اَصَابَهٗ وَعَرَاه ، وخَمِدَتِ النِّيْرَانُ الْمَعْبُوْدَةُ بِالْمَمَالِكِ الْفَارِسِيَّه ، لِطُلُوعُ بَدْرِهِ الْمُنِيْرِ وَاِشْرَاقِ مُحَيَّاه ، وَغَاضَتْ بُحَيْرَةُ سَاوَه وَكَانَتْ بَيْنَ هَمَدانَ وَقُمٍّ مِنَ الْبِلَادِ الْعَجَمِيَّه ، وَجَفَّتْ اِذْ كَفَّ وَاكِفُ مُوْجِهَا الثَّجَّاجِ يَنَابِيْعُ هَاتِيْكَ الْمِيَاه ، وَفَاضَ وَادِیْ سَمَاوَه وَهِیَ مَفَازَةٌ فِي فَلَاةٍ وَبَرِيَّه ، لَمْ يَكُنْ بِهَا قَبْلُ مَاءٌ يَنْقَعُ لِلظَّمْآنِ اللّهَاه ، وَكانَ مَولِدُهٗ صَلّٰى الله عليه وسلَّم بِالْمَوضِعِ الْمَعْرُوْفِ بِالْعِرَاصِ الْمَكِّيَّه ، وَالْبَلَدِ الَّذِیْ لَا يُعْضَدُ شَجَرُهٗ وَلَا يُخْتَلّٰى خَلَّاه ، وَاخْتُلِفَ فِي عَامِ وِلَادَتِهٖ وَفِي شَهْرِهَا وَفی يَوْمِهَا عَلٰى اَقْوَالٍ لِلْعُلَمَاءِ مَرْوِيَّه ، وَالرَّاجِحُ اَنَّهاَ قُبَيْلَ فَجْرِ يَوْمَ الاِثْنَيْنِ ثَانِي عَشَرٍ شَهْرِ رَبِيْعِ الاَوَّلِ مِنْ عَامِ الْفِيْلِ الَّذِیْ صَدَّهُ اللهُ عَنِ الْحَرَمِ وَحَمَاه ۔

عَطِّرِ اللّٰهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيْمُ بِعَرْفٍ شَذِيٍّ مِنْ صَلوٰةٍ وَتَسْلِيْمٍ

قال الله وهو اصدقُ القائلين: قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۙ﴿۱۵﴾

حق سبحانہ وتعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے: تحقیق آیا تمھارے نزدیک اللہ کی طرف سے نور یعنی ذات محمد مصطفیٰ ﷺ کی، جو کفر کے اندھیرے کو روشن کرنے والا ہے کتابِ روشن یعنی قرآن مجید۔

نام خدا ہے نور محمد بھی نور ہے
قرآن ہے نور نور یہ بالائے نور ہے

قولہٗ تعالیٰ: یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاھِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا﴿۴۵﴾ وَّ دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا ﴿۴۶﴾

اے ہمارے نبی! ہم نے تجھ کو بھیجا تاکہ ہو تو گواہ اپنی امت کے قول و فعل کا اور جوش خبری دینے والا بہشت کی فرماں برداروں کو اور ڈرانے والا دوزخ سے نافرمانوں کو اور بلانے والا اللہ کی طرف اس کے اذن سے اور رہنما ہے ہدایت کا مانند روشن چراغ کے۔

لہٰذا رسول اللہ ﷺ کا ذکر شریف کرنا اور آپ کی حدیثیں سننا اور آپ کی تعریف وصف بیان کرنا ایمان کی مضبوطی کا سبب ہوتا ہے اور معرفت کے نور سے دل کو روشن کرتا ہے؛ کیونکہ حق تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی محبت کو اپنی محبت کے لیے شرط قرار دیا ہے۔ قولہ تعالیٰ : قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰہُ ۔۔۔ ﴿۳۱﴾

کہو اے محمدؐ! ان لوگوں کو جو اللہ کی محبت کا دم بھرتے ہیں کہ اگر تم اللہ کی محبت کرتے ہو تو میری تابعداری کرو کہ محبّوں کا میں سرگروہ یکتا اور حبیب خاص خدا ہوں، تاکہ میری محبت کے باعث اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرے۔

محبت حق کی ظاہر ہے پیمبر کی محبت سے
نبی کی پیروی ہے فیضیابی حق کی رحمت سے

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی طاعت کو اپنی طاعت کے ساتھ ملایا اور ان کی بیعت کو اپنی بیعت سے ضم کیا اور ان کے ذکر کو اپنے ذکر کے ساتھ بلند فرمایا۔ قولہ تعالیٰ : مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ ۔۔۔﴿۸۰﴾ یعنی جس نے اطاعت کی پیغمبر کی تو خاص اس نے اطاعت کی اللہ کی۔ قولہٗ تعالیٰ : اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ

اَیۡدِیۡھِمۡ۔۔۔﴿۱۰﴾ یعنی تحقیق جنھوں نے بیعت کی تجھ سے تو سچ ہے کہ انھوں نے بیعت کی اللہ سے، خدا کا دستِ قدرت ان کے ہاتھوں پر ہے۔ قولہٗ تعالیٰ : اَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَکَ صَدۡرَکَ﴿۱﴾ وَ وَضَعۡنَا عَنۡکَ وِزۡرَکَ﴿۲﴾ الَّذِیۡۤ اَنۡقَضَ ظَہۡرَکَ﴿۳﴾ وَ رَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ﴿۴﴾ یعنی کیا اے محمد! تمھارے سینہ کو ہم نے نہیں کھول دیا بلکہ علم لدنی سے بھر دیا اور جو بوجھ اُمت کی فکر کا تم پر بھاری تھا سو ہم نے اٹھا لیے۔ یعنی اذن شفاعت کا اور بخشش و رحمت کا وعدہ دیا اور تمھارے ذکر کو ہم نے بلند کیا۔

فرمایا نبی علیہ الصّلوٰۃ و السّلام نے کہ ایک دن جبرئیل علیہ السّلام نے آکر مجھ سے کہا کہ میرا اور تمھارا پروردگار تم کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ اے میرے حبیب! تجھ کو معلوم ہے کہ میں نے تیرا ذکر کس طرح سے بلند کیا ہے، تب میں بولا: اللہ بہتر جانتا ہے۔ تب کہا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ جہاں میرا ذکر ہوگا وہاں ضرور تیرا بھی ذکر ہوگا اور میرے نام کے ساتھ تیرا نام بھی ملا ہوا رہے گا؛ چنانچہ کلمۂ طیب میں ہے: لاَ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُوۡلُ اللّٰہِ یعنی کوئی معبود بر حق نہیں ہے مگر اللہ، محمد اللہ کے پیغمبر ہیں۔

قصیدہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَا ھُو	ہ	مُحَمَّدٌ رَسُوۡلُ اللّٰہِ یَا ھُو
حَسبِی رَبِّی جَلَّ اللّٰہُ یَا ھُو	ہ	مَا فِی قَلبِی غَیرُ اللّٰہِ یَا ھُو
لَا مَوجُودَ اِلاَّ اللّٰہ یَا ھُو	ہ	لَا مَقصُودَ اِلَّا اللّٰہُ یَا ھُو
لَا مَعبُودَ اِلاَّ اللّٰہُ یَا ھُو	ہ	لَا مَشھُودَ اِلَّا اللّٰہُ یَا ھُو
مُحَمَّدٌ بنُ عَبدِاللّٰہِ یَا ھُو	ہ	عَلَی النَّبِی صَلوٰۃُ اللّٰہِ یَا ھُو

روایت ہے کہ جب آدم علیہ السلام نے توبہ کی اور یوں دعا مانگی کہ اے خدا! طفیل سے محمد علیہ الصلوۃ السلام کے میری خطا معاف کر اور میری توبہ قبول کر۔ تب حق تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تو نے محمد کو کہاں سے پہچانا جو اس کا وسیلہ میرے نزدیک لایا ہے۔ آدم علیہ السلام نے عرض کی کہ جب میں جنت میں رہتا تھا تو وہاں پر ہر ایک مقام پر اور جنت کے دروازوں پر لکھا ہوا دیکھتا تھا: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ۔ اور یہی کلمہ طیب جنت کے درختوں کے پتوں پر اور وہاں کے دریچوں کے پردوں پر لکھا ہوا ہے۔ اور ایک روایت میں عَبدِیْ وَ رَسُولِی بھی لکھا ہوا ہے؛ اس لیے مجھے معلوم ہوا کہ تیرے نزدیک اس کا مرتبہ اور بزرگی سب سے زیادہ ہے، تو یقین ہوا کہ اس کے وسیلے سے میری خطا معاف اور دعا قبول ہوگی اور میری اولاد کے واسطے بھی وہ ذات پاک شفاعت کا باعث اور دنیا و آخرت کا وسیلہ ہوگی۔

روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ہم نے ایک روز آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ آپ کو نبوت کا مرتبہ کب سے ملا ہے؟ فرمایا کہ جب سے میں پیغمبر ہوں کہ آدم کیچڑ اور پانی میں تھے، یا روح و جسد کے درمیان تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ جب میں پیغمبر تھا تب نہ آدم تھا نہ پانی تھا اور نہ کیچڑ تھا۔

روایت ہے کہ جب سب فرشتوں نے رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسّلام کے نور پاک کی برکت سے آدم کو سجدہ کیا تب آدم نے حق تعالیٰ سے پوچھا کہ یہ کس کا نور مبارک میری پیشانی میں رکھا گیا ہے؟ حکم ہوا کہ یہ خاتم الرسل ہے، اگر یہ نہ ہوتا تو زمین و آسمان، لوح و قلم، روح و جسم کچھ بھی نہ ہوتا اور یہ آخر زمانے کا پیغمبر تمھاری اولاد میں پیدا ہوگا۔ تب آدم نے ان کے دیکھنے کا بہت شوق ظاہر کیا۔ حکم ہوا کلمہ کی انگلی اور انگوٹھے کے ناخن پر دیکھو۔ جب آدم نے دیکھا تو جمال

مبارک آنحضرت ﷺ کا آپ کو وہاں سے نظر آیا۔ آدم نے انگلیوں کو بوسہ دیا، آنکھوں پر رکھا، درود پڑھا اور کہا: اَشهَدُ اَن لَّا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاَشهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آدم نے یوں فرمایا: قُرَّةُ عَینِی بِكَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ۔

وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے رویت ہے کہ جب حق تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا اور آپ کے جسم میں روح کو داخل کیا تب آدم نے آنکھیں کھولیں، جنت کے دروازے پر نظر پڑی وہاں لکھا ہوا تھا: لاَ اِلٰهَ الَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ۔ آدم نے کہا: اے خدا! کیا تونے مجھ سے بہتر اس کو بنایا ہے۔ حکم ہوا ہاں، یہ تیرا فرزند ہے؛ مگر مرتبے میں سب پیغمبروں کا بادشاہ ہے۔ اگر وہ نہ ہوتا تو تو بھی نہ ہوتا۔

جب خدا نے حوا کو آدم کی بائیں پسلی میں سے پیدا کیا، آدم اس کا حسن دیکھ کر اس پر شیدا ہوا۔ خدا ے تعالیٰ سے پوچھا: یہ کون ہے؟ حکم ہوا، ہماری بندی حوا ہے۔ آدم نے کہا کہ میری اس کے ساتھ شادی کر دے، میں اس سے ملنے کا نہایت مشتاق ہوا ہوں۔ حکم ہوا کہ اس کا مہر لاؤ۔ آدم نے عرض کی کہ مہر کیا دوں؟ حکم ہوا دس مرتبہ میرے حبیب پر درود پڑھو۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلیٰ مُحَمَّدٍ یَا رَبِّ صَلِّ عَلَیهِ وَسَلَّم۔

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ جو کوئی ایک بار مجھ پر درود بھیجتا ہے خدا اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہے اور جو مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے خدا اس پر سو مرتبہ رحمت بھیجتا ہے۔ اور جو مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجتا ہے خدا اس پر ہزار مرتبہ رحمت بھیجتا ہے۔ ایک روایت میں ایسا آیا ہے کہ جو کوئی مسلمان صدق دل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم پر درود بھیجتا ہے اس کونفاق سے نجات اور جہنم کی آتش سے آزادی حاصل ہوتی ہے اور شہیدوں کے ساتھ جنت میں رہنے کو مقام ملتا ہے۔

حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم مجھ پر ہر شبِ جمعہ کو اور ہر یوم الجمعہ کو اکثر درود بھیجا کرو؛ کیونکہ پہلے تم کو قبر میں اسی کی بابت سوال ہوگا یعنی فرشتے پوچھیں گے تم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا خدمت کی؟ کیا ان کا حکم مانا اور کیا درود کا تحفہ ان کی جناب میں بھیجا۔

حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا وہ جنت کا راستا بھول گیا۔

اور حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب تم مجھ پر درود پڑھو تو بلند آواز سے پڑھو کہ تم جہاں ہو وہاں سے وہ درود میرے نزدیک پہنچتا ہے اور میں سنتا ہوں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق صلوٰۃ یعنی درود گناہوں کو مٹا دیتا ہے جس طرح کہ ٹھنڈا پانی آتش کو سرد کرتا ہے۔ اور سلام بھیجنے کا ثواب ایک غلام آزاد کرنے سے بھی زیادہ ہے اور درود میں صلوٰۃ وسلام داخل ہیں۔

اللہ بھیجے احمد مختار پر درود

لاکھوں ہزار سید ابرار پر درود

قصیدہ

عز و وقارِ چہرۂ ایمان ہے درود	۵	نورِ چراغِ خانۂ عرفان ہے درود
سستی ہو دور تیرے بدن کی تمام اب	۵	دردِ گناہ کو ترے درمان ہے درود
صورت پہ ہووے رونق اسلام کی چمک	۵	دل میں ہو نور منبع فیضان ہے درود

دل سے ادب کیساتھ پڑھو دوستو سلام	ﮦ	ہادیِ راہ و شافعِ عصیان ہے درود
جو حق تعالیٰ احمد مرسل پہ بھیجتا	ﮦ	تحفہ تحیتوں کا یہ ذی شان ہے درود
جنّ وملک نبی پہ درود اں پڑھے ہیں سب	ﮦ	ورد زبان جنت ورضوان ہے درود
ہُوے درود قبر میں توشہ ہمارے ساتھ	ﮦ	محشر میں سبکو باعثِ غفران ہے درود
روشن او پل صراط ہو آسان راہِ سخت	ﮦ	کامل وسیلہ آج کے دن جان ہے درود
ہو آل اور صحابوں پہ ہرآن دم بدم	ﮦ	صلوا وسلموا کو بہت مان ہے درود
ہے فرض ایک بار ہے سنت تمام عمر	ﮦ	تحقیق حکم آیت قرآن ہے درود
اشرؔف درود پڑھ کے محمد کی یاد کر	ﮦ	تجھ کو وسیلہ ہردم و ہرآن ہے درود

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنا مُحَمَّدٍ وَّ عَلیٰ اٰلِ سَیِّدِنا محمَّدٍ کمَا تُحِبُّ وتَرضیٰ لَہٗ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ

روایت ہے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے، فرماتی ہیں کہ ایک روز پچھلی رات کو میں کچھ کپڑا سیتی تھی، اتفاقاً سوئی میرے ہاتھ سے گر پڑی اور چراغ بھی گل ہوگیا اور اس اندھیری رات میں سوئی کا پانا مشکل تھا، اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرے میں تشریف لائے اور تبسم فرمایا، آپ کے چہرۂ مبارک کی روشنی سے گھر میں اُجالا ہوگیا اور اتنی روشنی ہوئی کہ میں نے گری ہوئی سوئی اٹھالی۔ تب میں نے کہا کہ یارسول اللہ! آپ کے چہرے میں کیا نور کی روشنی ہے!۔ پھر حضرت ﷺ نے فرمایا: افسوس اور ہلاکی ہے ان لوگوں کو کہ قیامت کے دن مجھے نہ دیکھیں گے۔ میں نے کہا: یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں کہ قیامت کے روز آپ کو نہ دیکھیں گے؟ فرمایا: بخیل۔ میں نے کہا: وہ بخیل کون سا ہے؟ فرمایا کہ جب مجلس میں میرے نام کا ذکر ہو، وہ میرا نام سنے اور مجھ پر درود نہ پڑھے۔

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنا محمَّدٍ وعَلی اٰلِ سیّدنا محمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ داءٍ وَّ دَواءٍ وَ بِعَدَدِ کلِّ عِلَّۃٍ و شَفَاءٍ وَبَارِك و سَلِّم ۔

قصیدہ تضمین دعاءِ مستجاب

الصَّلوٰۃُ عَلَی النَّبِی وَالسَّلَامُ عَلَی الرَّسُولِ

الشَّفِیعُ الْاَبطَحِی وَ مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَرَبِی

یا سامِعَ الدُّعاء ، یا رَافِعَ السَّمَاءِ ، یَا دَافِعَ البَلاَءِ ، صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ

یا کَاشِفَ الکُرُوبِ ، یَا رَافِعَ السَّمَاءِ ، یا سَاتِرَ العُیُوبِ ، صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ

یَا دَائِمَ البَقَاء ، یَا وَاسِعَ العَطاَء ، یَا جَامِعَ الثَّنَاء ، صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ

یَا ثَابِتَ الصِّفَاتِ ، یَا جَامِعَ الشَّتَاتِ ، یَا مُخرِجَ النَّبَاتِ ، صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ

یَا خَالِقَ الجَنَانِ ، یَا خَالِقَ الزَّمَانِ ، یَا مَالِكَ العِنَانِ ، صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ

یاَ ھاَدِیَ الرَشادِ ، یَا مُلھِمَ السَّدَادِ ، یاَ رَازِقَ العِباٰدِ ، صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ

یاَ مَن بِہِ اَعُوذُ ، یاَ مَن بِہِ اَلُوذُ ، مَن حُکمہُ نَفُوذُ ، صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ

یاَ مُطلِقَ الاَسیرِ ، یَا جاَبِر الکَسیرِ ، یاَ مُغنِیَ الفَقِیرِ ، صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ

یَا مَن بِنَا مُحِیطٌ ، مَن مُلکُہٗ بَسیطٌ ، مَن حُکمُہ مُقسِطٌ ، صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ

یَا رَبِّ ذُوا الجَلَالِ، ذُوالعِزِّوَالکَمَالِ، ذُوالمَجدِ وَالمِعاَلِ ، صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ

اَشرفُ مِسکِینٍ غَرِیبٌ وَارزُقہُ خَیرالنَّصِیب اَنتَ المَولیٰ یَاحَبِیبُ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ حضرت نبی صلیّ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اوّلُ مَاخلقَ اللّٰہُ تعالیٰ نُورِی یعنی سب کے پہلے خدانے میرانور پیداکیااور فرمایاکہ میرانور آدم علیہ السّلام کے پیدا ہونے کے دوہزار برس قبل حق تعالیٰ کے حضور میں تسبیح پڑھتا تھا جس کی تسبیح کے سننے سے تمام فرشتے مقام قدس کے بھی تسبیح پڑھتے تھے: سُبحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمدِہٖ سُبحَانَ اللّٰہِ العَظِیمِ وَبِحَمدِہٖ اَستَغفِرُ اللّٰہ۔

روایت ہے کہ جب آدم علیہ السّلام کو حق تعالیٰ نے پیدا کرنا چاہا تو پہلے اس نور محمّدی میں سے چار قطرے جدا کیے۔ پہلے قطرے سے عرش بنایا، دوسرے قطرے سے کرسی پیدا کیا وسعت اس کی اتنی بڑھی کہ سات طبق زمین و آسمان کے اس کے مقابلے میں گویا بیابان میں ایک انگشتری دھری ہے اور وہ تمام آسمانوں پر محیط ہے اور اس کے سیدھے اور بائیں طرف دس دس ہزار کرسیاں نور کی ان پر فرشتہ کرُّوبِیاں بیٹھے ہوئے آیۃ الکرسی پڑھتے ہیں اور اس کا ثواب رسول اللہ ﷺ کے اُمتیوں میں سے جو آیۃ الکرسی پڑھتے ہیں ان کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔ تیسرے قطرے سے لوح اور چوتھے قطرے سے قلم پیدا کیا۔ پھر حق تعالیٰ نے قلم کو فرمایا: لکھ کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ مُحمَّدٌ رَسُولُ اللّٰہ۔ اس نام کی ہیبت سے قلم شق ہو گیا۔

روایت ہے کہ پھر اس نوری محمّدی سے کئی قطرے جدا کیے جس سے سات طبق آسمان و زمین، دوزخ، بہشت، حور العین، شمس و قمر، تمام ستارے، فرشتہ عرشیاں اور کل عالم ارواح و اشباح جن و انسان پیدا ہوئے۔ چنانچہ حضرت نبی علیہ السلام نے فرمایا: اَنَاَ مِن نُورِاللّٰہِ وَکُلُّ شَیئٍ مِن نُورِی یعنی میں خدا کے نور سے پیدا ہوا اور ہر شے میرے نور سے پیدا ہوئی ہے۔

روایت ہے کہ جب کلمہ طیب لکھا گیا تو حکم ہوا: لکھ اے قلم، اُمت آدم علیہ السلام کی

جس نے اطاعت کی داخلِ جنتِ فردوس ہوا اور جس نے نافرمانی کی داخلِ جہنم ہوا۔ امت نوح علیہ السلام کی جس نے اطاعت کی داخلِ جنتِ عدن ہوا اور جس نے نافرمانی کی داخلِ نارِ حُطمَہ ہوا۔ امت ابراہیم علیہ السلام کی جس نے اطاعت کی داخلِ جنتِ نعیم ہوا اور جس نے فرمانی کی داخلِ نارِ سقر ہوا۔ امت موسیٰ علیہ السلام کی جس نے اطاعت کی داخلِ خلدِ بریں ہوا اور جس نے نافرمانی کی داخلِ نارِ سعیر ہوا۔ امت عیسیٰ علیہ السلام کی جس نے اطاعت کی داخلِ جنۃ الماویٰ ہوا اور جس نے نافرمانی کی داخلِ نارِ جحیم ہوا۔ امت محمد رسول اللہ علیہ الصلوۃ و السلام کی جس نے اطاعت کی داخلِ جنتِ دار السلام ہوا۔ پھر جب قلم نے چاہا کہ لکھے جس نے نافرمانی کی داخلِ نارِ ھاویہ کا ہوا کہ یکایک حکم خدا ہوا خبر دار اے قلم! ادب کر میرے حبیب کی امت ہے۔ تب اس حکم کی ہیبت سے ایک ہزار برس تک قلم بے ہوش پڑا رہا، جب ہوش میں آیا حکم ہوا کہ لکھ امت گنہگار ہے اور خدا مختار ہے وہ بڑا غفار ہے۔

روایت ہے کعب الاحبار سے کہ جب حق تعالیٰ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود ذی جود کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا پہلے جبرئیل کو حکم ہوا کہ ایک مشت خاک پاک جہاں آج قبرِ مبارک رسولِ مقبول ﷺ کی ہے وہاں سے لے آ، تب جبرئیل امین مدینہ شریف کی زمین پر اُترے اور ایک مشت خاک پاک آپ کے نُور مبارک کو خمیر کرنے کے لیے لے گئے، اسے جنت کی نہروں میں سات مرتبہ دھویا، تمام زمین وآسمان میں لے کر پھرے، فرشتوں کو اس کی زیارت کرنے سے درجۂ عالی ملا؛ اسی لیے آدم علیہ السلام کی پیدائش کے قبل سے تمام فرشتے محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک سے واقف ہوئے تھے اور آپ کی بزرگی کے تواوّل سے قائل تھے۔

پھر وہ نور مبارک محمّدی جو خزانۂ اقدس میں دھرا تھا اس خاک پاک میں حق تعالیٰ نے اپنے یدِ قدرت سے ملا کر اسے عرش معلّٰی کا قندیل بنایا، ہزاروں ہزار برس عالمِ ملکوت میں اس نور کا فیض روشن رہا، حضراتِ روحانیاتِ قدسیہ کو درسِ توحید دیا کرتا اور فرشتے ملأ اعلیٰ کے ہمیشہ اس کا طواف کرتے اور تسبیح و تہلیل پڑھتے رہتے۔

جب آدم علیہ السلام کا خاکی پُتلا نَفَخۡتُ فِیۡہِ مِن رُّوحِیۡ کی خلعت سے سرفراز ہوکر تیار ہوا اور اس کے ظہور میں آنے کا وقت آن پہنچا، تب وہ نور مبارک اس قندیل سے نکال کر ان کی پیشانی میں رکھ دیا گیا جس کے باعث ان کا چہرہ آفتاب جیسا چمکنے اور نورانی درخشندگی سے دمکنے لگا اور قبلہ فرشتوں کا بنا۔

قصیدہ نورانی

نورِ حق سے نورِ احمد نورِ احمد سے جہاں
ہے بنا لوح و قلم، عرش و زمین و آسماں

گر نہ ہوتا نورِ حق چہرے پہ آدم کے عیاں
سجدہ کیوں کرتے فرشتے آب و گل کو درجناں

شعلۂ انوار دل کو کر جلاتا مثلِ طور
طالب دیدار ہر سنگ و شجر ہوتا یہاں

اَبر کے پردے سے نکلا آفتابِ حسن آج
دیکھ کر سجدے کیے جس کے تئیں کروبیاں

آدمِ خاکی نے یہ بوجھا اٹھایا ہے بڑا
نورِ احمد نورِ حق ہے یہ امانت در جہاں

ذات کو اپنی چھپایا پھر کہا میں کون ہوں؟
کیونکر بتلاوے کوئی کس جانشانِ بے نشاں

ہے جھلک نورِ محمد کی کہ روشن ہے وجود
روح و جسم و عنصر و اجرام و عالم انس و جاں

دوپہر کو دھوپ میں ڈھونڈے ہے تو خورشید کو
چشم میں چھائی سفیدی دیکھتا ہے کیا وہاں

لب تبسم سے کھلیں محبوب دل بر کے اگر
عقدۂ دل ہووے حل اور ہو چھپا سارا عیاں

کیا طلسمِ غیب ہے غنچہ وہاں شیریں کلام
نام جس کا ہے زمین پر باعث امن و اماں

کب تلک مشتاق دل تڑپے جدائی میں تری
لطف سے اپنے نگہ کر اے شہِ شاہنشہاں

جان فدا ہوویں ہزاروں ہر قدم پر خاک میں
تا ملے قسمت سے کس کو اس کی گرد آستاں

رحم کر اور سر اٹھا بالین خواب ناز سے
دیکھ حالِ زار امت کا کہ ہے گریہ کناں

شوق میں روے مبارک کے نہ اِک دل ہے فگار
چرخ میں ہے چرخ اور گردش میں ہے کون ومکاں

جانِ عالم کب تلک اس نام پر ہووے فدا
روئے خود بنما کہ باشی از جہاں تا کے نہاں

اب صلہ جنت ترے مداح کو بے شک ملی
کیونکہ خود قرآں میں حق ہوتا ہے تیرا مدح خواں

برزخِ احمد احد ہے میم معنی کا نقاب
نور سے ہے نور پیدا رمز ہے اندر میاں

کیوں نہ بر آویں مرادیں دل کی اے اشرفؔ تری
تو ہے محبوبِ خدا کی مدح میں روز وشباں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی نُورِ مُحَمَّدٍ فی الاَنوَارِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی رُوحِ مُحَمَّدٍ فِی الاَرواَحِ اَللّٰھُمَّ صلِ عَلی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِي الاَجسَادِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ قَبرِ مُحَمَّدٍ فِي القُبُورِ اَللّٰھُمَّ صلِّ علیٰ تُربَۃِ مُحَمَّدٍ فِي التُّرابِ۔

روایت ہے کہ وہ نور مبارک آدم علیہ السلام کے صلب میں ہمیشہ تسبیح وتہلیل کیا کرتا تھا پھر ایک روز آدم علیہ السلام نے حق تعالیٰ سے پوچھا ہے کیا آواز ہے جو میرے جسم کے اندر ہوتی ہے۔ حکم ہوا اے آدم! یہ تسبیح نور محمدی ہے جو تمھارے صلب میں امانت رکھا گیا ہے، یہ تمھارا نورِ چشم ہے، خاتم النبیین سید المرسلین شفیع المذنبین قائد الغرّ المحجّلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا حبیب برتر، آخر زمانے کا پیغمبر، تمھاری اولاد میں پیدا ہوگا، یہ سب کے دین کو منسوخ کرے گا اور اس کا دین اسلام قیامت تک ناسخ رہے گا۔

قصیدہ

محبت میں نبی کے جانِ آدم سخت نالاں ہے

یہ فخرِ خانداں، جاہِ امم، شاہِ رسولاں ہے

وَعنہُ صَلّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم اَنَّہُ قَاَلَ اَھبَطَنِی اللّٰہُ عَزوَجَلَّ فی صُلبِ اٰدَمَ صَفِی اللّٰہِ الی الارْضِ وَحَمَلَنی فی السَفِینَۃِ مَعَ نوُحٍ نَبِیّ اللّٰہِ وَقَذَفَنِی فی النَّارِ فِی صُلبِ ابْرَاھِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰہِ وَلَم یَزِلْ یُنَقِّلُنِی مِنَ الاَصلَابِ الطاھِراتِ اِلی الاَرْحاَمِ الزَّاکِیاتِ اِلیَ اَنْ وَصَلَ اِلی جدہٖ عَبْدُ المُطَّلِبِ فَھُوَ عَلَیہِ الصَلوٰۃُ وَالسَّلامِ مُحَمَّدُن بنِ عَبْدِ اللّٰہ بن عبدِ المُطَّلِبِ بن ھَاشِمٍ بن عَبْدِ مَنَافٍ بن قُصَی بن کِلاب بن مُرَّۃَ بن کَعْبِ بن لُوَیٔ ۔وھوَ یسمیٰ قریش۔ بن غاَلِبِ بن فِھْرِ بن ماَلکٍ بن نَضْرٍ بن کِنَانَۃَ بن خُزَیمَۃَ بن مُدْرِکَۃ بن اِلیاَسَ بن مُضَرَ بن نِزَارٍ بن معدّ بن عَدْناَنَ -متفق علیہ۔

شرح: روایت ہے کہ آدم علیہ السّلام نے میوۂ منہیہ جو گندم تھا سو بی بی حوا کے کہنے سے کھایا اسی وقت فرشتے ان سے دور بھاگے، تاجِ مرصّع سر پر سے اُڑ گیا، لباس بہشتی بدن سے خود بخود نکل پڑا، برہنگی کے باعث خجلت زدہ ہو کر جس درخت کی طرف پناہ لیتے وہ درخت اپنی شاخوں کو کھینچ لیتا اور خوف سے الگ ہو جاتا، اسی وقت جبرئیل آئے اور آدم و حوا کو بہشت سے نکال کر زمین پر ڈال دیا؛ کیونکہ یہاں اُن کی نسل جاری ہونا منظور تھا۔ الغرض! کئی برسوں تک حضرت سراندیپ کے جنگل میں اور حوا بحرین کے کنارے پر ندامت سے روتے اور دعا مانگتے رہے، آخر ش ایک روز آدم علیہ السّلام نے ایسی دعا مانگی کہ اے خدا خالق ارض و سما! سید المرسلین

محمد رسول اللہ صلی اللہ وعلیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی برکت سے مجھے معاف کر اور میرے اس فرزندار جمند کے طفیل سے اس ضعیف باپ پر رحمت فرما۔

اسی وقت دعا قبول ہوئی اور حق تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! ہم نے تیری دعا قبول کی، اگر تمام زمین و آسمان کے رہنے والوں کے واسطے ہمارے حبیب کا نام لے کر دعا مانگتا تو البتہ ہم سب کی بخشش کر دیتے۔ اسی وقت جبرئیل علیہ السّلام نازل ہوئے اور آدم و حوا کی ملاقات کوہِ عرفات پر کروادی اور فرمایا کہ تمھاری گنہگار اولاد میں سے جو اس مقام پر آ کے دعا مانگے گا بے شک مغفرت پائے گا۔

پھر سب طرح کے علم و ہنر ان کو سکھائے، اور وہ بفراغت دنیا میں رہنے لگے، اولاد ہونا شروع ہوئی، چالیس بار وضع حمل ہوا، ہر حمل میں ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوتی تھی؛ مگر شیث علیہ السلام تنہا پیدا ہوئے، ان کی شادی کے لیے جنت سے حور بھجوائی گئی؛ کیونکہ رسول آخر الزّمان صاحب المجد والبرہان علیہ الصلوٰۃ والسلام من الرحمٰن کا نور مبارک شیث علیہ السلام کی جبین مبین پر طالع ولامع تھا، پھر ان کی اولاد میں نوح نبی اللہ کی پیشانی پر آیا، کشتی من سوار ہو کر طوفان سے نجات پائی۔ ابراہیم خلیل اللہ کی جبین مبین پر چمکا، آتش کو گلزار بنا دیا۔ ان سے اسمٰعیل ذبیح اللہ کو ملا، جس کی قربانی کے عوض دنبہ بحکم وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ جنّت سے بھجوایا گیا، ان سے کعبہ شریف، مقام ابراہیم، زمزم وحطیم بلکہ مکہّ مشرفہ کا شہر آباد ہوا۔ ان کی اولاد میں عدنان پیدا ہوئے اور اس نورِ مبارک کے امانت دار بنے، ان سے قبیلہ قریش ممتاز ہوا۔

اَللّٰهُمَّ صلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الهَاشِمِى العَرَبى القُرَيشِى المَكِّى المَدَنِيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ واَصحابهٖ وبارِك وسلِّم۔

قصیدہ

ہستی میں دو جہاں کے جہاں تک ظہور ہے
دل سے یقین جان محمد کا نور ہے

روایت ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عدنان تک اکیس نام لیے، سو بلااختلاف بیان ہوئے، آگے آدم علیہ السلام تک معتبر روایتوں سے اٹھائیس آسامی کے نام انتہاءً للنّسب الشریف یہاں لکھے جاتے ہیں: عَدنانَ بن اُدًّ بن اُدَدَ بن هَمِيسَع بن سَلاَمآن بن ثَبَت بن حَمَل بن قَيذَار بن اسمٰعيل عليه السلام ابن ابراهيم عليه السلام بن اٰزر بن ناحُور بن شارُوخ بن اَرغُو بن فَالِغ بن غابِر بن شالخ بن اَرفَخشَد بن سام بن نوح عليه السلام بن لَامك بن مَتُوشَلَخ بن اَخوُخ بن اَليَارَد بن مَهلاَئيل بن قنيان بن اَنُوش بن شيث عليه السلام بن آدم عليه السلام۔

روایت ہے کہ حق تعالیٰ نے تمام مخلوقات میں بنی آدم کو فضیلت دیا اور تمام بنی آدم میں اہل عرب کو بہتر بنایا، اور تمام عرب میں قوم قریش کو بزرگی بخشا اور تمام قوم قریش میں بنی ہاشم کے قبیلہ کو بزرگستر کیا اور نبی ہاشم کے قبیلہ میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو فخر خاندان، شاہ رسلان، مالک نار و جنان، مختار ہر دو جہان (بناکر) ظہور میں لایا۔ اب ان کے سبب سے قبیلہ بنی ہاشم اور قوم قریش اور عرب کی بزرگی تعظیم محبت اور تکریم کرنا لازم اور ان کی خاطر سے جمع آل

اطہار و اصحابِ اخیار اور تمام مہاجرین و انصار کی تابعداری و محبت واجب ہوئی۔ قولہ تعالیٰ: قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى...۲۳

روایت ہے کہ رسول مقبول ﷺ کی نور کی برکت سے حق تعالیٰ نے آپ کے ماں باپ، دادا پر دادا، اور جمیع اباؤ اجداد کو آدم علیہ السلام تک بت پرستی اور بدکاری سے بچایا، اسی طرح آپ کی آل اولاد کو شرک و نفاق سے دور اور اپنی حفاظت کے نور سے مسرور کیا، اور آپ کے وجود کے باعث آپ کی تمام اصول و فروع کو درجۂ رفعت و نجات بخشا۔

قصیدہ

گنج مخفی کا اٹھا پردہ بحکم ذوالجلال

نورِ احمد نے دکھایا سب کو پھر اپنا جمال

روایت ہے کہ جب عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف جوان ہوئے، بیس برس کی عمر میں آئے، تو آپ کے نورانی چہرے کو جو دیکھتا عاشق ہو جاتا، اکثر جمیلہ مالدار خاندانی عورتیں آپ سے شادی کرنے کی رغبت رکھتی تھیں، چنانچہ خَشعَمِیّہ بنت مُرَّہ ایسے قبیلے کی شہزادی نہایت حسین مالدار اور بہت علم پڑھی ہوئی ملک شام میں رہتی تھی توریت اور انجیل میں حضرت نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف اور آپ کے قبیلہ و قوم کا پتا دیکھ کر مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوئی اور چار سو اونٹھ زر و جواہر ابریشم اور متاعِ گراں بہا سے لدوا کر عبداللہ کو نذر دینے کے لیے ہمراہ لائی؛ لیکن حق تعالیٰ نے یہ درجہ حضرت بی بی آمنہ بنت وہب بن ہاشم کے نصیب میں رکھا تھا اور اس گوہر دریائے رحمت کا اسے صدف کیا تھا، اس وقت میں تمام نبی ہاشم کی

لڑکیوں میں حسن و جمال اور عقل و کمال میں بے مثال تھیں۔

ایک روز ان کے والد وہب بن ہاشم کسی کام کو مکہ سے باہر چار کوس پر گئے تھے اور عبداللہ بن عبدالمطلب بھی بدستور معہود شکار کرنے کے لیے جنگل کو تشریف فرما ہوئے تھے اور یہودیوں نے اپنے علما کے کہنے سے کہ آخر زمانے کے پیغمبر مکہ میں قبیلہ نبی ہاشم میں عبداللہ بن عبدالمطلب کے صلب سے پیدا ہونے والے ہیں ان کے قتل کرنے کے اِرادے پر شام سے چالیس جوان مسلح سوار مکے کی طرف روانہ کیے تھے، ان سواروں نے عبداللہ کو اکیلا دیکھ کر چاروں طرف سے اسی جنگل میں گھیر لیا اور قتل کا اِرادہ کیا۔

اتفاقاً وہب بن ہاشم اسی راہ سے بازگشت کیا اور یہ حال دور سے دیکھا اپنی تنہائی سے کچھ خوف نہ کر کے برادری کے باعث عبداللہ کی نوجوانی اور حسن و جمال پر نظر کر کے کمک کی راہ سے جان فشانی پر مستعد ہوئے، اتنے میں دیکھا کہ آسمان سے چالیس جوان خوب رو، ابلق گھوڑوں پر سوار نیچے اُتر آئے اور ان یہودیوں کو ایک لحظے میں زیر تیغ بے دریغ کر کے غائب ہوگئے اور عبداللہ اپنے گھر کو صحیح سالم لوٹ گئے۔

وہب بن ہاشم نے اپنے لواحقوں سے یہ حال بیان کیا اور فرمایا کہ عبداللہ پر خدا تعالیٰ کا بڑا فضل و کرم ہوا ہے، میں اپنی دختر آمنہ کی ان کے ساتھ شادی کر دیتا ہوں۔ غرض اسی عرصے میں عبدالمطلب نے عبداللہ کی شادی جمادی الآخر کی گیارویں تاریخ کو آمنہ بنت وہب سے کر دی اور ساعت محمود اور زمانِ مسعود میں وہ نور پاک عبداللہ کے صلب سے نقل کر کے حضرت بی بی آمنہ کے حمل میں قرار پایا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّم و بَارِك عَلٰی سیدنا و مَولَانا محمَّدِن العرَبی القرَیشی التھامِی وعلیٰ آله واصحابه اجمعین۔

جب دوسرے روز خشعمیہ بنت مرہ مکے میں داخل ہوئی اور عبداللہ سے آکر ملاقات کی ان کے چہرے پر اس نور کی چمک نہ پائی، نہایت غمگین ہوئی اور کہنے لگی کہ آج شب کو تم نے شادی کی ہے۔ عبداللہ نے فرمایاہاں۔ تب وہ بولی: خوشا بحال اس بی بی کے جو مادر نبی حضرت نبی آخر الزماں علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس کو مژدہ خوشخبری کا دو، میں مایوس ہوکر اپنے ملک کو پھر جاتی ہوں؛ کیونکہ جس کی قسمت میں یہ بزرگی تھی اسے ملی؛ مگر اے عبداللہ! تم اس درّ یتیم اور صدر آرائے عرشِ عظیم کو اپنی زندگی میں نہ دیکھوگے۔ یہ کہہ کے وہ چلی گئی۔

جب چھ مہینے کا حمل ہوا، عبداللہ کو مدینہ شریف کا سفر درپیش آیا، بازگشت کے وقت اثنائے راہ میں موضع انیسا میں ان کا انتقال ہوگیا۔ حاملانِ عرش رونے لگے اور خدا کی جناب میں عرض کرنے لگے کہ تیرا حبیب آج یتیم ہوگیا۔ حکم ہوا کہ اب اس کی پرورش اور تربیت خاص ہماری قدرت سے ہوگی، سچ ہے کہ یتیم بچوں کی پرورش کرنے والا خدا ہے۔

قصیدہ

گنج مخفی کا اٹھا پردہ بحکم ذوالجلال
نورِ احمد نے دکھایا سب کو پھر اپنا جمال

قَالَتْ آمِنَةُ لَمَّا حَمَلتُ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّم كُنتُ لا اَشْتَكِي اَلَمًا وَلا وَجعاً ولا ثِقْلاً ولَمْ يَحصُلْ لِي مِنَ القَلقِ ماَ يَحصُلُ لِلْحُبالٰى فَلَمَّا بَلغَ حَملِي تسعةُ اشْهُرٍ رَاَيْتُ ذاَتَ لَيْلَةٍ فِي مَنَامِى كَاَنِي فى مَرَجٍ اَخْضرَ وَفَوْقَ رأسِي شَجَرَةٌ عَظِيمَةٌ عُروقُهَا فِي الارَضِ وَاَغصَانُهاَفى السَّمَاءِ ماَ رأى احَدٌ مِثْلَهاَ قَطُّ فَبَينمَا اَناَ انظُرُ اِلَيهاَ اِذ سَقَطَ مِنْها ثمرةٌ فَالتَقَطتُهاَ فِي فَمِي فوَجَدْتُ لَهاَ

رائحةً كالمِسْكِ وبياضًا كالثَّلجِ وَحُلوَةً كالعَسَلِ فَلَماً ابتَلَعتُها خَرَجَ مِن فمِى نُورًا مِلاء ما بَينَ السمَاءِ والاَرْضِ وَسَمِعْتُ قاَئِلاً يَقُولُ: ياَ اٰمِنَةُ اَبشِرِي فاِنَّكِ قَد حَمَلتِ بخيرِ العَالَمِينَ، فاِذاَ وَضَعْتِ شَمْسَ الفَلَاح والهُدَىٰ فسَمِّيْهِ مُحَمَّداً صَلىَّ اللّٰهُ عَلَيهِ وَسلَم ۔

فَفِى اَوّلِ شَهْرٍ مِنْ شُهُورِ اٰمِنَةَ اَتاَها فِي المنامِ اٰدمُ عَلَيهِ السلام و اَعْلَمَهاَ اَنهاَ قَد حَمَلَت بِأَجَلِّ العَاَلَم ۔ وَفِي الشهرِ الثانى اَتاهاَ فِي المنامِ اِدريسُ عَلَيهِ السلام وَاعْلَمَهاَ اَنَّهاَ قدْ حَمَلتُ بِصاَحِبِ القدَرالنَّفيس۔ وَفِي الشَّهُر الثالِثِ اَتاَها فى المنام نُوح عَلَيهِ السَّلاَم وَاَعْلَمَهاَ انَّها قَد حَمَلتُ بِصَاحِبِ النَّصر وَالفُتوح۔ وَفِي الشَّهُرِ الرَّابع اَتاَهاَ فى المَنَامِ اِبرَاهِيمُ الخَلِيلُ عَلَيهِ السَّلام ۔وَاَعلَمَهاَ اَنَّها قدْ حمَلتْ بِصَاحِبِ الوَجْهِ الجَمِيْلِ۔ وَفِي الشهرِ الخامِسِ اَتاَهاَ فِي المَنامِ اِسماٰعيل عَلَيهِ السّلام واَعلَمَهاَ اَنَّهاَ قَد حَمَلَتْ بِصاَحِبِ المهاَبَةِ وَ التبجيلِ۔ وَ فِي الشهرِ السادِسِ اَتاَهاَ فِي المَناَمِ مُوسىَ الكَلِيْمُ عَلَيهِ السَّلام وَاَعْلَمَهاَ اَنَّها قَدْ حَمَلَتْ بِصَاحَبِ المكاَرِمِ وَالتَّكريْم۔ وَفِي الشهرِ السَّابِعِ اتاَهَا فِي المَنامِ داؤدُ عَليهِ السّلام وَ اَعْلَمَهاَ اَنَّهَا قدْ حَمَلت بِصاَحِبِ اللّواَءِ المعقُودِ وَالمَقَامِ المَحْمُودِ وَالحَوضِ المَورُودِ والكَرمِ وَالجُودِ۔ وفِي الشَّهُرِ الثَّامِن اتاَها فى المَنَامِ سُلياَنُ عَلَيْهِ السَّلام واَعْلَمَهاَ اَنّهاَ قَد حملَتْ بِسَيّدِ وُلْدِ عَدْناَنَ وَنبيّ آخِرِالزَّمانِ۔ وَفِي الشهرِ التاسِع اَتاَهَا فى المَنَام عيسىٰ المَسِيحُ عَلَيهِ السّلاَمَ وَ اَعْلَمَهَا اَنَهاَ قَد حَمَلَتْ بِصَاحِبِ الوَجْهِ المَليْحِ وَلِسَانِ الفَصيْح وَالقدْرِ الرّفِيْعِ وَالدِّينِ الصَّحِيْح عَلَى الدَّوَامِ۔

اللّٰھُمَّ صَلِّ و سَلِّم و بَارِك عَلَیْه

حضرت بی بی آمنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حمل کے باعث کسی طرح کا درد یا بوجھ معلوم نہ ہوا اور حاملہ عورتوں کو جس طرح ایذا و تکلیف ہوتی ہے ویسی بالکل نہ ہوئی۔ روایت ہے بی بی آمنہ سے کہ جب مجھ کو نواں مہینہ شروع ہوا، ایک شب میں خواب دیکھی کہ ایک درخت بلند ہے زمرّدیں پتوں کا سنہری رنگ کے میوے اور خوب صورت پھل اس پر لگے ہوئے، جڑ اس کی زمین پر قائم اور شاخیں اس کی آسمان تک پہنچ گئیں اور میں اس کے نیچے کھڑی ہوں، اتفاقاً ایک پھل پختہ اس جھاڑ سے نیچے گرا، میں نے اسے اٹھالیا، خوشبو مشک کی اس سے آئی، بے اختیار اس کو توڑ کر منھ میں ڈالا، مزہ اس کا شہد سے زیادہ شیریں اور برف سے زیادہ خنک۔ جب وہ قدرتی میوہ میں نے کھایا تو ایک نور میرے منھ سے ظاہر ہوا کہ تمام آسمان اور زمین کا درمیان روشن ہو گیا اور ہفت اقلیم کے ملک و شہر مجھے نظر آنے لگے اور ہاتف غیبی کی آواز میں نے سنی کہ وہ کہتا ہے اے آمنہ! مبارکباد ہو تجھ کو اس مولود مسعود اور فرزند محمود کی، وہ بہترین خلایق رحمت عالم ہے اور آفتاب رافت، ہادی نبی جان و بنی آدم ہے۔ جب وہ پیدا ہو اُس کا نام محمدؐ رکھنا۔

روایت ہے آمنہ سے کہ پہلے مہینے میں آدم صلی اللہ علیہ السلام میرے خواب میں آئے اور فرمایا کہ تجھ کو حمل ہے سیّد المرسلین کا جو تمام عالمین کے لیے باعث رحمت ہے۔ دوسرے مہینے میں ادریس نبی اللہ علیہ السلام خواب میں آئے اور فرمایا کہ تجھ کو حمل ہے سلطان ملک رسالت کا جو اپنی امت کی شفاعت کا مختار ہے۔ تیسرے مہینے میں نوح نبی اللہ علیہ السلام خواب میں آئے اور فرمایا کہ تجھ کو حمل ہے اس پیغمبر کا جو لواے حمد اور حوض کوثر کا مالک ہے۔ چوتھے

مہینے میں ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام خواب میں آئے اور فرمایا کہ تجھ کو حمل ہے اس کا جو خاتم انبیا بنا ہے، جس کے لیے دو جہاں اور زمین و آسمان پیدا ہوا ہے۔ پانچویں مہینے میں اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہ السلام خواب میں آئے اور فرمایا کہ تجھ کو حمل ہے اس سرور عالم کا جو نسل آدم کا باعث افتخار ہے۔ چھٹے مہینے میں موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام خواب میں آئے اور فرمایا کہ تجھ کو حمل ہے اس سلطانِ انبیا، صاحب التاج کا جو براق کا شہسوار اور لیلۃ المعراج کا مہمانِ خاص ہے۔ ساتویں مہینے میں داؤد محب اللہ علیہ السلام خواب میں آئے اور فرمایا کہ تجھ کو حمل ہے اس صاحب اکرام وجود کا جو حوضِ مورود اور مقامِ محمود کا صاحب ہے۔ آٹھویں مہینے میں سلیمان نبی اللہ علیہ السلام خواب میں آئے اور فرمایا کہ تجھ کو حمل ہے اس مولود مسعود کا جو کل مخلوقِ موجود کے لیے باعث امن و امان ہے۔ نویں مہینے میں عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام خواب میں آئے اور فرمایا کہ تجھ کو حمل ہے اس رسول اللہ ﷺ کا جو اللہ کا خاص حبیب اور خالص محبوب ہے۔

قصیدہ

سید عالم محمّد الصلوٰۃ و السلام

تم پہ نازل ہووے بے حد الصَّلوٰۃ والسلام

روایت ہے کہ جب بی بی آمنہ کو رسول اللہ ﷺ حمل میں آئے، فرشتے آپ کو نظر آتے اور مبارک بادی دیتے تھے کہ اے آمنہ! جو نورِ پاک تمھاری پیشانی میں آیا ہے رسول مقبول پیغمبر آخر الزمان ﷺ ہوگا اور ان کی شریعت تمام عالم میں ظاہر ہوگی جو ان کا حکم قبول کرے گا مسلمان ایمان دار ہوجائے گا اور جو نہ مانے گا کافر رہے گا۔ جب وہ پیدا ہو تو اس نام محمّد

رکھنا یعنی حمد کیا گیا؛ کیونکہ جتنی حمد و ثنا کی جائے ازل سے اب تک سب کا مرجع و مورد وہی محمد محمود ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الاَوَّلِینَ وصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الاٰخِرِینَ و صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فی المَلَاٗ الاَعلٰی اِلٰی یَومِ الدّینِ و صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی کُلِّ وَقتٍ وَحِینٍ ۔

روایت ہے کہ بی بی آمنہ سے پرندے چرندے باتیں کرتے تھے اور درخت اپنا سر سجدے کے لیے جھکاتے تھے اور جو تین سال سے مکہ مشرفہ میں غلے کی گرانی تھی سو اس سال کھیتی نہایت ہری ہوئی، دس حصے زیادہ اَناج پیدا ہوا، جھاڑوں کو بہت زیادہ بار آیا، جانوروں نے چار حصے زیادہ دودھ دیے، ارزانی آبادی رفاہیت لوگوں میں اس حمل کی برکت سے ظاہر ہوئی۔ حمل کی شب کو بہت معجزے ظاہر ہوئے ازانجملہ مکے کے نزدیک کوہِ بوقبیس ہے سو نہایت خوشی کے جوش میں آکر ہلتا تھا، کعبہ شریف حضرت بی بی آمنہ کے مکان کی طرف جھکتا تھا، تمام بت اوندھے گرتے تھے، ہر چند بت پرست ان کو سیدھا کر کے بٹھاتے پھر بار دیگر گر پڑتے، کعبہ سے آواز نکلی اور اکثر قوم قریش نے سنی کہ اب قریب ہے کہ حق تعالیٰ مجھ کو بتوں سے اور بت پرستوں سے پاک کرے گا۔

روایت ہے کہ اس روز جنگل کے حیوانات کو لوگوں نے ایسا بولتے سنا: **حُمِلَ مُحَمَّدٌ فِی ھٰذِہِ اللَّیلَۃِ** یعنی شکر ہے خدا کا کہ آج شب کو محمّد پیغمبر آخر الزماں ﷺ اپنی ماں کے حمل میں آئے ہیں۔

روایت ہے کہ جب ربیع الاوّل کی بارھویں شب آئی، فرشتوں نے خدا کے حکم سے

ایک نورانی علم کعبہ شریف پر نصب کیا اور شیطان کو مقید فرمایا، چنانچہ بلند آواز سے اس نے آہ و وزاری کی۔ علماؤں نے لکھا ہے کہ شیطان چار مرتبہ پکار کر رویا ہے۔ اوّل جس وقت مردود ہوا اور آسمان سے نکالا گیا۔ دوم جب بہشت سے زمین پر ڈالا گیا۔ سوم جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں پیدا ہوئے۔ چہارم جس روز سورۂ فاتحہ نازل ہوئی۔

روایت ہے کہ اس شب کو شیطان نے کوہِ بو قبیس پر کھڑا ہو کر اپنی تمام اَولاد کو بلایا اور کہا کہ آج رسول آخر الزّماں فخر خاندان عدناں ﷺ پیدا ہوتے ہیں، ہماری خرابی اور ہلاکی ان کے ہاتھ سے ظاہر ہوگی، وہ بتوں کو توڑیں گے، شراب، قمار، زنا اور سب افعالِ قبیح کو حرام کریں گے، آسمان پر ہمارا جانا اور وہاں سے خبریں لانا اور کاہنوں کو سنانا بند ہو جائے گا، تمام زمین پر مسجدوں کی بنا ہوگی، ان کی امت سب پیغمبروں کی امت سے زیادہ اور بہتر ہوگی، بسم اللہ بول کر گھر سے باہر قدم رکھیں گے تو تم سب پیچھے ہٹ جاؤ گے، بسم اللہ بول کر گھر میں داخل ہوں گے تو تم سب باہر نکل بھاگو گے، بسم اللہ بول کر کھانا کھائیں گے تو تم سب بھوکے رہو گے، عبادت کا ثواب ان کو ہر کارِ معاش و معاد میں ملے گا، ہمارا ہاتھ ان پر کم پڑے گا، اگر اتفاقاً غفلت سے کسی مسلمان نے ہماری تابعداری کا کام کیا تو پھر بعد اس کے جب توبہ کرے گا سب گناہ معاف ہو جائیں گے اور اگر ذرّہ برابر بھی ایمان اس کے دل میں رہے گا تو جنت میں داخل ہو گا۔

ایسا بیان کر کے خوب سر پیٹ کر رویا، اس کی اولاد نے اس کو بہت دلاسا اور تشفی دیا اور کہا کہ ہم سب ان کے گمراہ کرنے میں بڑی سعی اور کوشش کریں گے تم بے فکر رہو، ہم نے پہلے پیغمبروں کی امت کو کیسا بہکایا تھا اور جیسا چاہیے ویسا گمراہ کیا تھا، ہر چند کہ وہ دراز عمر اور قوی تھے پھر ان کا بہکانا کیا بڑی بات ہے، یہ تو کم عمر اور ضعیف ہیں۔

شیطان نے کہا تمھاری دست رسی ان پر نہ ہوگی جب تک کہ یہ امت آخر الزماں نماز روزے ادا کریں گے، تابع شریعت رہیں گے، علما اور اہل بیت کی عزت و حرمت رکھیں گے، حج، زکوۃ بجالائیں گے، ہر شب سوتے وقت توبہ و استغفار پڑھیں گے اور فجر کو بچھونے سے اٹھ کر کلمہ شہادت کا اقرار کریں گے اور تصدیق دل سے عمل بجالائیں گے؛ مگر جب بخل، غفلت، جہالت، بے علمی اور دنیا کی محبت ان پر غالب ہوجائے گی اور ترکِ راہِ شریعت کریں گے اور امر معروف چھوڑدیں گے تب البتہ تمھارے دام میں پھنسیں گے اور مرے تک خود کو مسلمانِ بے گناہ سمجھیں گے اور آخر ایمان کھوئیں گے، اس وقت میں تم سبھوں سے راضی اور خوشنود ہوں گا، یہ کہا اور سب کو رخصت کیا۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّی وَاَتُوبُ اِلَیہِ ۔

قصیدہ

طفیل احمد مختار ہم کو اب خدا بخشے

رضا، ایمان و راحت، شادمانی مدعا بخشے

رُوِیَ اَنَّہٗ کانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ علیہِ و سلَّم اَکْمَلَ النَّاسِ خَلْقاً وخُلُقاً وَاَجَلَّھُم ذَاتاً، تَامَّ المَلاحَۃِ، مُکَمَّلَ الجَمَالِ، مُضِیٔ الوَجْہِ نَیِّرَۃ رَبْعَۃً مُعْتَدِلَ القَامَۃِ، لَابِالطَّوِیلِ البَائِنِ وَلَابِالْقَصِیرِالدَّانِی ذابَہاءٍ وَھَیْبَۃٍ، اَبْیَضَ اللَّوْنِ اَزْھَرہٗ مُشْرَباً بِحُمْرَۃٍ اِزَجَّ الحَاجِبَینِ، اَقْنَی الاَنْفِ، اَفْلَجِ الاَسْنَانِ، ضَلِیْعَ الفَمِ، اَسْھَلَ الخَدَّینِ، اَدْعَجِ العَیْنَیْنِ، وَاَشْکَلَھُمَا، اَھْدَبَ الھُدْبِ، واسِعِ الجَبِیْنِ، اِقْنَا الْعِرْنِینِ، عُنُقُہٗ کَاَنَّہٗ اِبْرِیقُ فِضَّۃٍ، تعیدُ مَا بَینَ المَنْکَبَینِ، بَسْطَ الکَفَّینِ، ضَخْمَ الرَّاسِ، وَالْقَدَمَیْنِ، مَنْھُوسَ الْعَقِبَینِ، لَم یجاوزن شَعرُہٗ شَحْمَۃَ اُذُنَیْہِ

وَلَم يَبۡلُغۡ فِي شَعۡرِهٖ شَيۡبٌ سِوَىٰ عِشۡرِيۡنَ شَعرَةً بَيضاَء بَينَ كَتِفَيۡهِ خَاتمَ النُّبُوَّةِ وَهوَ خاَتِمُ النَّبِيينَ فَيَاسَعد مَنۡ عاَينَهُ وَنظَرَ وَمِن اٰيَاتهِ البَيِّنَاتِ انۡشِقاَق القَمَرِ، وَكَلَام الحَجَرِ، وَحَنِيۡن الجِذۡع اِلَيۡهِ وَسَلامٌ الغزَالَةِ عَلَيۡهِ ۔

قصیدہ

صَلٰوۃُ اللّٰہِ عَلَی ھٰذَا الاَمِینَ	۵	اِماَمُ الاَنۡبِیاء وَالمُرۡسَلِینَ
رَسولُ اللّٰہِ خَیرُ العَالَمِینَ	۵	بَشِیۡرٌ فِی الخَلَایِقِ اجۡمَعَینَ
شَھِیۡرٌ ناَشَرٌ طِیبٌ سَخِیٌّ	۵	شَفِیۡعٌ شاَفِعٌ لِلمُذۡنِبِینَ
حَبِیۡبٌ حاَمِدٌ غَوثٌ غِیَاثٌ	۵	کَرِیۡمٌ رَاحِمٌ لِلمُسۡلِمِینَ
وَحِیدٌ سَیِّدٌ طٰہٰ مُزَمِّل	۵	رَؤُوفٌ رَحۡمَۃٌ لِلعَالَمِیۡنَ
شھیدٌ شَاھِدٌ مَشۡھُودٌ حَاشِر	۵	وَلِیُّ الحَقِّ فِی دُنۡیَا وَ دِینَ
مَکِینٌ ھَادِیٌ نُورٌ مُحِیٌّ	۵	قَسِیمُ النَّارِوَالجَناَتِ حِینَ
مُغِیثُ الخَلۡقِ فِی دُنۡیَا وَعُقۡبٰی	۵	رَحِیۡمٌ مُقتَفٌ فِی العَامِلِینَ
حَفِیٌّ مَھدِیٌّ داعٍ اِلیَ اللّٰہِ	۵	عَفُوٌّ مُصۡلِحٌ لِلۡمُومِنِینَ
کَلِیۡمٌ صَاحِبُ البُرۡھَانِ ساَطِع	۵	حَرِیصٌ خاَتِمٌ لِلمُرسَلِینَ
مُقَفٌّ جَامِعٌ مَحۡمُودُ اَحۡمَد	۵	نَصیرٌ ناَصِرٌ لِلۡجاَھِلِینَ
نَذِیرٌ اَشرَفُ المَخۡلُوقِ صاَفِی	۵	سِراجٌ زَاھِرٌ لِلنَّاسِکِینَ

شرح: روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم صورت خلقت میں اور سیرت اخلاق میں تمام انسانوں سے بہتر ہیں اور شمایل ذاتی اور حسن صفاتی میں سب سے برتر ہیں،

ملاحت کمال اور کمال جمال بانہایت، چہرہ روشن، نہ پستہ قد اور نہ دراز قامت، میانہ قد تھا بکمال اعتدال، نہ کوتاہ، نہ طوال، صورت پر نورِ ہیبت ظاہر تھا، جاہ و جلال، سفید رنگ چمکتا ہوا، اس میں سرخ نور دمکتا ہوا، کمانِ ابرواں باریک و دراز اور دندان مبارک جدا جدا موتی کا سا انداز، دہانِ مبارک کشادہ اور دونوں رخسار بھرے ہوئے جس سے نور طور نمایاں، چشمان مبارک سیاہ بڑی بڑی جس کی سفیدی میں سرخ ڈورے درخشاں، مژگان سیدھی صف باندھے ہوئے خوش نما، پیشانی کشادہ جس میں لوح محفوظ کا نظر آئے سماں، بینی مبارک دراز و بلند اور طرفین سے باریک، پُر نور گردن صراحی دار مینائے سیمیں سے بہت دور، سینہ کشادہ شجاعت کی دلیل اور کف دست مبسوط تھیں سخاوت میں مانند سلسبیل، سر بزرگ اور دونوں قدم محکم، ایڑیاں نازک، ہمیشہ راہِ خدا میں مستحکم، سر کے بال کان کی لَو کے برابر رہتے اور ضعیفی میں موے سفید بیس سے زیادہ نہ تھے، دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت عیاں، حق سے ملا تھا ختم رسالت کا فرمان یعنی بیضۂ کبوتر کے مانند گوشت بلند جس میں کلمہ طیب لکھا ہو: لاٰ اِلٰہَ الاَّ اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰہِ خوش قسمت وہ کہ جس نے اسے دیکھا اور دوزخ کی آنچ سے نجات حاصل کیا۔

آپ کے خاص معجزات ظاہرہ میں سے شق قمر کا ہونا، پتھر کا بات کرنا، ستونِ حنانہ کا رونا اور ہرن کا آداب بجالانا مشہور و معروف ہے۔ ریت پر چلتے تو قدم کا نشان نہ پڑتا، اگر پتھر پر قدم رکھتے موم کے مانند نرم ہو جاتے اور نقشِ قدمِ مبارک اٹھا لیتے، مکھی کبھی بدن مبارک پر نہ بیٹھتی، جس راہ سے گذر کرتے وہاں خوشبو مہکتی، اَبر سر پر ہمیشہ سایہ رکھتا، سوکھی لکڑی اپنے ہاتھ سے زمین میں بوتے اسی وقت اس کا جھاڑ ہو جاتا پھر پھولتا اور پھلتا۔ اللھُمَّ صَلِّ وسلِّم وَ بارِك عَلَيهِ۔

قصیدۂ بردہ کے ابیات

ہے محبت کس حبیبِ خاص کی اس جا بیاں
یاد میں جس کے ہواخوں تیری آنکھوں سے رواں

فَلَماَّ اِشتَدَّ بِآمِنَةَ اَلَمُ الطّلْقِ وَلَمْ يَعْلَمْ بِهاَ اَحَدٌ مِنَ الخَلْقِ، بَسَطَتْ اَكُفَّ شِكْواها اِلىٰ عَالِمِ سِرِّهَا ونجوٰهَا يَا عَالِمَ سِرِّ مِنَّا لا تَكْشِفُ سِتْرَ عَنَّا وَاَعْطِنَا وَاعْفُو عَنّا وَكُن لَناَ حَيْثُ كُناَّ فَاِذَا هِىَ بِآسِيَةَ اِمرَاةَ فِرْعَونَ وَمَريَمَ ابنَةَ عِمرَانَ وَجَماَعة مِنَ الحُورِالحِسَانِ، قَدْ اَضَاءَ مِنْ جَمَالِهِنَّ المَكانَ فَذَهبَ عَنْهاَ ما تَجِدُهُ مِنَ الاَحْزَانِ بِبَرَكَتِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّم

روایت قومه ، فقالَتْ اٰمِنَةُ فَبَينَما اَنا كَذٰلِكَ اِذْ دَخَلَ عَلَيَّ طاَئرِ عَظِيمٌ فصَارَ شَاَبًّا اَغيَدًا وَفِي يَدِهِ قَدْحٌ مَملُوّ شَرَاباً اَبْيَضَ مِن الّبَنِ وَاَحلىٰ مِنَ العَسَلِ وَاَطيَبَ رائَحِةً مِنَ المِسْكِ الاَذْفَرِ فناَوَلَنِى اِياَّهُ وَقاَلَ لِي اِشرَبِي فَشَرِبتُ ثُمَّ قَاَلَ لى ارتَوِى فَرَوَيْتُ ثُمَّ قَاَلَ لى اِزدادِيْ فازدَدْتُ ثُمَّ اَخْرَجَ يَدَهُ المُبارَكَة وَمَرَّ بِهَا عَلَى بَطنِي وَقاَل بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ اِظهَر يا نَبِى اللهِ فَوضَعْتُ النَّبِيَّ المُكَرَّمَ صَلَّى الله عَلَيَهِ وَسَلَّم كاَلبَدرِ فِي التَّمامِ ۔

روایت ہے کہ جس وقت بی بی آمنہ کو وضع حمل کا درد محسوس ہوا، سوائے حق تعالیٰ کے اور کوئی اس بھید کا واقف نہیں، اس وقت دونوں ہاتھ اٹھا کر خدا کی جناب میں جو ظاہر و باطن کا جاننے والا ہے دعا مانگنے لگیں: اے واقفِ راز، دانائے اَسرار! ہمارا بھید مت کھول، گناہ معاف کر، اور ہم جہاں اور جس حالت میں ہوں ہمیں بخش دے تو ہمارا نگہبان اور حافظِ حقیقی ہے۔ اتنے

میں بی بی آسیہ فرعون کی عورت اور بی بی مریم عیسیٰ علیہ السلام کی ماں ایک جماعت حوروں کی ہمراہ لے کر آئیں جن کے قدوم سے سارا مکان روشن ہوگیا، بی بی آمنہ کے دل میں تنہائی کا جو غم واندیشہ تھا سب جاتا رہا اور یہ برکت رسول مقبول ﷺ کی ولادت کی مخصوص ہے۔

۔روایت قومہ کرنے کی پڑھنا۔ روایت ہے بی بی آمنہ سے کہ میں بیٹھی تھی اتنے میں ایک فرشتہ سفید مرغ کی شکل کا آیا اور ایک انسان کی شکل پر ہوگیا، علماؤں نے لکھا ہے کہ وہ جبرئیل علیہ سلام تھے جن کے ہاتھ میں دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ شیریں اور مشک سے زیادہ خوشبودار ایک شراب کا پیالہ تھا، وہ پیالہ مجھ کو دیا اور کہا پی جاؤ، تو میں نے پی لیا۔ کہا کہ سیراب ہو، تو میں سیراب ہوئی۔ پھر کہا اچھی طرح سے زیادہ پیو، تو میں نے اور زیادہ پی لیا۔ اس کے بعد اس فرشتے نے اپنا مبارک ہاتھ میرے شکم پہ ملتے ہوئے کہا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ظاہر ہو اے نبی اللہ، تو اسی وقت نبی علیہ الصلوٰۃ و السلام چودھویں رات کے چاند کی مانند پیدا ہوئے۔ اللھمّ صلِّ علی سیدنا محمَّدٍ و علی آل سیدنا محمَّدٍ و بارِك و سلِّم

قصیدہ سلام قومہ

یا نبی سلام علیکم   یا رسول سلام علیکم
یا حبیب سلام علیکم   صلوَاتُ اللهِ عَلَیْکُمْ

نورِ حق سے نور احمد   سب سے بہتر سب سے امجد
ہوں درود اں حق کے بیحد   صلوَاتُ اللهِ عَلَیْکُمْ

یا محمد نام پیارا   عرش پر حق نے پکارا
سچ پیمبر ہے ہمارا   صلوَاتُ اللهِ عَلَیْکُمْ

شمع جمع انبیا ہو   برزخ نور خدا ہو
جان دل تم پہ فدا ہو   صلوٰاتُ اللہِ عَلَیْکُمْ

دو جہاں کی تم کو شاہی   اس پہ ہے قرآں گواہی
سب فدا ہے بادشاہی   صلوٰاتُ اللہِ عَلَیْکُمْ

جب کہ آدم کی جبیں پر   تھا تمہارا نورِ انور
رحمت حق ہو مقرر   صلوٰاتُ اللہِ عَلَیْکُمْ

باغِ ابراہیم کے گل   ہیں ملائک جسکے بلبل
جمع اسباب و توکّل   صلوٰاتُ اللہِ عَلَیْکُمْ

زبدۂ اولادِ آدم   میوۂ بستان ہاشم
صاحب مکہ و زمزم   صلوٰاتُ اللہِ عَلَیْکُمْ

صاحب مہر نبوت   سب جہاں پر فیض رحمت
حق سے ہے اذنِ شفاعت صلوٰاتُ اللہِ عَلَیْکُمْ

خوش وسیلہ ہم کو دائم   ذات احمد کا ہے قائم
اِعتقاد ایسا ہے محکم   صلوٰاتُ اللہِ عَلَیْکُمْ

تم ہو مختارِ دو عالم تم خلیق خلق اِعظم
تم ہو محبوب مکرم صلوٰاتُ اللہِ عَلَیْکُمْ

اشرفُ المخلوق انساں   سب کے ہو تم شاہِ شاہاں
دو جہاں کے نور و برہاں   صلوٰاتُ اللہِ عَلَیْکُمْ

خاتمۂ فاتحہ کے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِناَّ قَدْ حَضَرْناَ قِرَاءۃَ مَولَدَ نَبِیّكَ الكَرِیْمِ وَرَسُولِكَ المُباَرِكِ العَظِیْمِ فَافْضِ عَلَیْناَ بِبَرَکَتِهِ لِباَسَ الْعِزِّ وَالتَّکْرِیْمِ وَاَسْکِناَّ بِجَوَارِهِ فِی جَنَّاتِ النَّعِیْمِ وَ اَنْعِمْنَا فی الجَنَّةِ بِالنَّعِیمِ المُقِیْمِ واسْقِنَا مِنْ حَوضِهٖ یَومَ العَطَشِ الاکْبرِ وَالهَولِ العَظِیْمِ وَمَتِّعْنَا فی الاٰخِرَةِ بِالنَّظْرِ الیٰ وَجْهكَ الکَرِیْمِ اَللّٰھُمَّ اِناَّ نَسْئَلُكَ بجَاهِ هٰذَا النَّبِیّ الْمُصْطَفیٰ واٰلِهٖ اَهْلَ الصِدْقِ وَالوَفاء کُنْ لَنَا مُعِیْناً وَمُسْتَعِفا وَبَوِّئْناَ مِنَ الجَنَّةِ غُرَفاً وَارزُقْنا بِجاهِهٖ قَبُولاً وَعِزّاً وَشَرَفاً اَللّٰھُمَّ اِناَّ نَتَوَسُّلُ اِلَیْكَ بِنَبِیّكَ المُختَارِ وَاٰلِهٖ الاطْهَارِ وَاَصْحابِهٖ الاَخْیَارِ وَالسَّاداتِ الاَبْرَارِ اَن تُکَفِّرَ عَناَّ الذُّنُوبَ وَالاَوزَارَ وَتُحْرِسْنَا مِن جَمِیْعِ المُخاَوِفِ وَالاَخْطَارِ وَاجمَعْ بَینَناَ وَبَیْنَهُ فِی دَارِكَ دَارَ القَرَارَ وَتَقَبَّلْ مِناَّ ماٰ قَدَّمْنَا مِن یَسِیرِ اَعمَالِنَا فِی الاعْلَانِ والاسرَارِ وارْحَمْناَ بِرَحْمَتِكَ وَاغفِرْلَنا بمَغفِرَتِكَ فَاِنَّكَ اَنْتَ العَزِیزُ الغَفَّارُ ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ جَمْعَناَ هٰذَا جَمْعاً مَرْحُوماً وَتَفَرُّقَنَا مِنْ بَعْدِهٖ تَفَرُّقاً مُبَارَکاً مَعْصُوْماً وَلا تَجْعَلِ اَللّٰھُمَّ فِیْنَا وَلاَ مِناَّ وَلاَ فی اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّم شَقِیاًّ وَلاَ مَحْرُوْمًا ، اَللّٰھُمَّ جُدْ بِلُطْفِكَ وَکَرَمِكَ لِعَبِیْدِكَ الفُقَرَاءِ الحاضِرِینَ وَلِوَالِدِیْناَ وَلِاُستاذِینَا وَلِمِنْ اَحْسَنَ اِلَیْناَ وَلِمِنْ کاٰنَ سَبَباً لِهٰذَا الجَمْعِ العَظِیْمِ وَلِجَمِیعِ المُوْمِنِیْنَ وَالمُومِنَاتِ وَالمُسْلِمِینَ وَالمُسْلِماَتِ الاَحیاءِ مِنهُمْ وَالاَمواَتِ اِنَّكَ قَرِیْبٌ مُجِیبٌ الدَّعَواَتِ وَ قاٰضِیَ

الحَاجَاتِ یاٰ مَن یَّقۡبِلُ التَّوبَةَ عَنۡ عِباٰدِهٖ وَ یَعفُو عَنِ السَّیِّئَاتِ یاَرَبَّ العَالَمِینَ وَصَلِّ بِجلاٰلِ وَجهِكَ عَلیَ اَشۡرَفِ الاَنۡبِیاَءِ وَالمُرۡسَلینَ وَ اِماٰمِ المُتَّقِینَ وَ قاٰئِدِ الغُرِّ المُحَجَّلِیۡنَ حَبِیۡبِ رَبِّ العَالَمِیۡنَ وَعَلَی اٰلِهٖ وَاَصحَابِهٖ وَاَتۡباٰعِهٖ اَجۡمَعِینَ۔ سُبۡحَانَ رَبِّكَ رَبِّ العِزَّةِ عَمَّا یَصِفُونَ وَسَلٰمٌ عَلَی المُرۡسَلِیۡنَ وَالحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ العَالَمِینَ ۔

بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

الفاتحۃُ اِلیٰ حَضۡرَةِ النَّبِیِّ صلّٰی اللّٰہ علیہ وسلم والہ واصحابہ واَولادِہٖ واَزواجہ و ذرّیّاتہ واھل بیتہ وعترتہ وعشیرتہ واحبابہٖ وانصارہ واتباعہ اجمعین ، اللّٰھمَّ ارۡسِل ثوابَ ھذہٖ الختمۃ المبارکۃ والصلٰوۃ والخیرات المبرّات والحسنات الی روح حبیبنا وسیدنا افضل الموجودات واشرَفِ المخلوقات خاتم المرسلین احمد مجتبیٰ محمّد مصطفیٰ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الی روح بنتہ البتول سیدۃ النساء فاطمۃ الزھراء رضی اللّٰہ عنھا و زوجھا مظھر العجائب سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللّٰہ عنہ وابنہ سیدالشھداء ابی عبد اللّٰہ الحسین وابنہ سیدنا امام زین العابدین وابنہ سیدنا امام محمد الباقر وابنہ سیدنا امام جعفر الصادق وابنہ سیدنا امام موسی الکاظم وابنہ سیدنا امام علی موسی الرضا وابنہ سیدنا امام محمد التقی وابنہ سیدنا امام علی النقی وابنہ سیدنا الحسین العسکری وابنہ سیدنا علی اصغر وابنہ سیدنا احمد اصغر وابنہ سید محمد وابنہ سید صفی وابنہ سید امین الدین وابنہ سید محمد راجو وابنہ سید اسد اللّٰہ وابنہ سید

احمد راجو وابنه سید علی اسد اللہ وابنه سید شبر محمد وابنه سید محمد صادق شاہ الحسینی قدس سرہ وابنه سید شیرمحمد الحسینی وابنه سید عبدالفتاح الحسینی وابنه سید محی الدین الحسینی وابنه سید زین العابدین الحسینی وابنه سید شمس الدین الحسینی وابنه سید عبداللہ الحسینی گلشن آبادی وابنه سید عبدالفتاح الحسینی عرف میر اشرف علی عفی اللہ عنا وعن جمیع المسلمین واوصل الینا من برکاتہم فی الدین والدنیا والأخرة اٰمین یاربَّ العالمین ۔ الفاتحۃ

سلسلہ خلفائیہ شجرۂ پیران قادریہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

بعد حمد و نعتِ احمد وصف پیروں کا بیان
قادری شجرے کے اسماآمیں ہوتے ہیں عیاں

نعمت عرفاں ملی حق سے شہِ مرسل کو سب
ان سے پھر حضرت علی نے پائے فیضِ جاوداں

ان سے پھر ہیں سید الشہدا حسین ابن علی
ان سے زین العابدیں ہیں پیشوائے اُمتاں

پھر امام باقر ہیں سب اولیا کے بادشاہ
پھر امام جعفر صادق ہیں شاہِ انس وجاں

موسیٰ کاظم ہوئے ان سے جہاں کے رہنما
پھر ہوئے حضرت علی موسی رضا شاہِ زماں

ان سے ہیں یہ شیخ دیں معروف کرخی فیضیاب
ان سے ہیں سریِ سقطی رہنمائے عارفاں

شیخ جنید ان سے ہیں سلطانِ جملہ عارفیں
پھر ہوئے ہیں شیخ شبلی واقف سرنہاں

شہ رحیم الدین عیاض ہیں عاشقوں کے پیشوا
شاہ عبدلقادر یمنی ہوئے شاہِ جہاں

یوسف طرطوسی ان سے عارف رازِ اَلَست
بوالحسن ہنکاری ان سے ہیں جہاں کے پاسباں

بوسعید ابن مبارک جو ہیں مخدومی نشر
غوثِ اعظم سید عبد القادر ہیں پیر پیراں

سہروردی ہیں شہاب الدیں انھی سے فیضیاب
شہ نظام الدیں ہوے ہیں غزنوی باعز و شاں

شہ مبارک غزنوی پھر ان سے نجم الدیں ہوئے
جون پوری ان سے قطب الدین بینا دل عیاں

شاہ فضل اللہ بہاری شاہ محمود قادری
شاہ نصیر الدیں بہاری پھر تقی الدیں پچھاں

پھر نظام الدیں بہاری قادری ہیں رازدار
شاہ اہل اللہ بہاری ان سے لائے نعمتاں

شہ محمد جعفر اُن سے شہ خلیل الدین ہیں
شہ محمد منعم ان سے ہیں ولایت کے نشاں

ان سے ہیں صوفی محمد دایم صافی ضمیر
آہ صوفی احمد اللہ ہیں بڑے عالی مکاں

شاہ صوفی ہیں بقیت اللہ انھی سے نور بار
ان سے ہیں صوفی دلاور شاہ مرشد خوب مان

کمتریں ہے خادموں میں اُنکے اشرف ذرّہ دار
بخش دے اس کو خدا از حرمتِ ایں دوستاں

جو مریداں قادری کے سلسلے میں آئے ہیں
سب پہ رحمت کر مرے غفار قادر مہربان

پیران سلسلہ چشتیہ رحمۃ اللّٰہ علیہم اجمعین

حمد حق اور نعت احمد بول ناہو انصرام
سلسلہ پیرانِ چشتیہ کا پڑھ بااحترام

نعمت عرفاں ملی حق سے رسول اللہ ﷺ کو
پھر انہی سے پائے ہیں حضرت علی نے وہ مقام

اُنسے ہیں خواجہ حسن بصری خدا کے خاص دوست
خواجہ عبدالواحد بن زید ہیں دیں کے امام

ہیں فضیل ابن عیاض اُنسے طریقت کے امیر
ان سے ابراہیم ادہم ہیں بلخ کے شاد کام

ہیں حذیفہ مرعشی خواجہ ہبیرہ بصریؒ
خواجہ ممشاد دینوری نے پائے کل مرام

ہیں ابواسحاق شامی خواجہ احمد چشتی ھر
ان سے ہیں خواجہ محمد چشتی عالی مقام

ناصرالدیں چشتی ان سے پائے ہیں عزو شرف
ان سے پھر مودود چشتی کو ملی نعمت تمام

ان سے ہیں حاجی شریف زندنی پر ذوق شوق
خواجۂ عثمان ہارونی ہوے پھر نیک نام

ان سے ہیں خواجہ معین الدین چشتی سنجری
خواجہ قطب الدیں ہیں بختیار کاکی انضمام

ان سے ہیں سید خضر رومی بڑے عالی نسب
بعدہ سید نظام الدیں نے پھر پائے نظام

میر سید ہیں مبارک غزنوی ان کے خلیف
ان سے نجم الدیں قلندر نے پیا وحدت کا جام

ان سے قطب الدین بینادل ہوئے قطب زماں
سید فضل اللہ ان سے پائے ہیں سب احتشام

سید محمود قطبی چشتیہ ان سے پیے
پھر ہوئے سید نصیر الدیں امام خاص وعام

ان سے ہیں سید تقی الدی قطبی خوش سیر
ان سے ہیں سید نظام الدین قطبی بانظام

سید اہل اللہ پھر جعفر حسینی ان سے خاص
ہیں خلیل الدین سید اولیاؤں کے امام

پھر محمد منعم ان سے قطب دنیامیں ہوئے
ان سے پھر صوفی محمد دائم ہیں شیریں کلام

شاہ صوفی احمد اللہ ان سے پائے رازِ حق
ان سے ہیں صوفی لقیت اللہ حضوری میں دوام

پھر ہوئے صوفی دلاور شاہِ عالی منزلت
جن سے اشرفؔ کوملا فتاح کا نامِ کرام

سب مریدوں کو جناب چشت کے دلشاد رکھ
نعمت ہر دو جہاں دے یہ ہے اشرفؔ کا پیام

پیران سلسلہ نقشبندیہ بو العلائیہ رحمۃ اللّٰہ علیہم اجمعین

بعد حمدِ حق لکھوں نعت نبی خیر البشر
نقشبندی سلسلہ کا ہے بیاں اب سربسر

حق نے جب نعمت دیا محبوب کو اپنے تمام
بعد ان کے پھر ہوے صدیق اکبر مشتہر

اُنسے ہیں پھر خواجہ سلماں فارسی عالی وقار
حضرت قاسم ہوئے پیر طریقت باوقر

اُنسے پھر حضرت امام جعفر و صادق ہوئے
بایزید بوسطامی خواجہ عالی قدر

بوالحسن خواجہ ہیں پھر فانی انھی سے فیضیاب
ان سے ہیں خواجہ ابوالقاسم جو گرگانی نشر

بو علی پھر ہو گئے ہیں خواجہ والا نسب
خواجہ یوسف ہیں کے ہمدانی بڑے باکروفر

خواجہ عبدالخالق ان سے عجدوانی پھر ہوئے
خواجہ عارف ریولیری دین کے ہیں راہ بر

خواجہ محمود ابوالخیر ان سے پائے رازِ حق
ان سے ہیں خواجہ علی رامستی نیکو سیر

ہیں محمد خواجہ بابائے سماسی ولی
ان سے ہیں سید امیر دلال بالطف نظر

پھر ہوئے خواجہ بہاء الدین غوث نقش بند
حضرت یعقوب چرخی پھر ہوئے ہیں معتبر

خواجہ عبداللہ احراری ہوئے پھر پیشوا
خواجہ عبدالحق ہوئے پھر سید عبداللہ ہنر

بوالعلا وہ میر سید قطب عالم پھر ہوئے
شہ محمد دوست ان سے فیضیاب و بہرہ ور

شاہ فرہاد ان سے ہیں صوفی لقب صافی ضمیر
میر اہل اللہ ہوئے ہیں ان سے شاہ بحر و بر

ان سے ہیں سید خلیل الدین شاہِ عارفاں
ان سے ہیں صوفی محمد منعم عالی قدر

اُنسے ہیں صوفی محمد دایم حق سے بہرہ یاب
شاہ صوفی احمداللہ اہل فیضان واَثر

ہیں لقیت اللہ انھی کے جانشیں صوفی ولی
ہیں دلاور شاہ انھی سے فیضیاب و مقتدر

اشرفؔ مسکیں انھی کا خاکِ پا دل سے بنا
از طفیل اولیا خالق تو ہم پر فضل کر

پیران سلسلہ سہروردیہ رحمۃ اللّٰہ علیہم اجمعین

بعد حمد حق کہوں نعت محمد مصطفےٰ
سہروردی سلسلہ پیروں کا لکھتا ہوں بجا

ظاہر و باطن کی نعمت حق دیا احمد کو سب
ان سے پھر شاہِ ولایت ہیں علی مشکلکشا

بعد اُنکے ہیں حسین بن علی سب کے امام
پھر ہیں زین العابدیں شاہ و امام و پیشوا

ہیں محمد باقر ان کے بعد شمع معرفت
ہیں امام جعفر صادق سبھوں کے پیشوا

ہیں امام موسیٰ کاظم دلیل مومنیں
دین و دنیا میں وسیلہ ہے علی موسیٰ رضا

اُنسے ہیں معروف کرخی پیشوائے اہل دیں
خواجہ سری سقطی ہیں ہمارے رہنما

سید قوم ان سے ہیں جنید بغدادی عیاں
خواجہ ممشاد دینوری کو پھر درجہ ملا

خواجہ احمد اسود دینوری ہیں ان سے نشر
خواجہ معروف عجمی پھر ہیں شاہِ ابتدا

خواجہ وجہ الدیں ابوحفص دولت آبادی ہوئے
بو نجیب ہیں سہروردی وہ ضیاء الدیں بجا

خواجہ سیف الدین و نجم الدین بکری پھر ہوئے
خواجہ بدر الدین و رکن الدیں بڑے اہل صفا

خواجہ نجم الدیں ہوئے فردوسیہ ان سے نشر
شیخ شرف الدین وہ یحییٰ منیری پُرضیا

ان سے ہیں شیخ مظفر شمس بلخی آشکار
شیخ حسین ہیں نوشہ توحید مقبولِ خدا

شیخ بلخی حضرت مخدوم ہیں والا قدر
شیخ بہرام اور ہیں ایوب کا ہے باوفا

شیخ علاء الدین قاضی شاہ پھر ان سے ہوئے
بوالفتح شطاری ان سے ہیں ہدایت کے سما

شاہ رکن الدین شطاری و سید اشرف ہیں
بعد سید وہ مبارک اُن سے ہیں پائے جلا

میر سید وہ خلیل اللہ محمد فیض یاب
شہ محمد منعم ان سے صوفی باطن صفا

شہ محمد دایم ان سے ہیں بنے صافی ضمیر
شاہ صوفی احمد اللہ نے کی ان کی اقتدا

ان سے ہیں صوفی لقیت اللہ مشہورِ زماں
ہیں دلاور شاہ ان سے صاحبِ فیض علا

اشرفؔ مسکیں نے سر ان کے قدم پر ہے رکھا
جن کے باعث سے ہو حاصل دو جہاں کا مدعا

سب مریدوں کو خدایا بخش دے دل کی مراد
از طفیل تابعانِ انبیاء و اولیاء

تمام شد

یہاں پر آکر کتاب 'الباقیات الصالحات فی مولد اشرف المخلوقات' اختتام پذیر ہوئی۔ اس کے بعد چند ایک معروف شعرا کے قطعہ ہائے تاریخ درج ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب ۱۲۸۵ھ میں تالیف ہوئی ہے؛ مگر چونکہ وہ قصائد بہت ہی خستہ اور حروف کافی شکستہ ہیں؛ اس لیے یہاں انھیں نقل کرنے سے اِحتراز کیا جا رہا ہے، اگر باذوق قارئین اس کو پڑھنے کے آرزومند ہوں تو پھر اصل کتاب کی طرف رجوع لائیں۔ ان میں سے پہلا قطعۂ تاریخ عمدۃ الشعراء افصح البلغاء منشی امیر الدین نزہتؔ کا ہے جنھوں نے 'مدح خیر المرسلین' سے استخراجِ سالِ تصنیف کیا ہے۔ دوسرا شیریں کلام فصاحت نظام شیخ عبد القادر وفاؔ کا ہے جنھوں نے 'باغِ نبی مصطفیٰ' سے مادۂ تاریخ نکالا ہے۔ اس کے علاوہ بھی کچھ منظوم مادہائے تاریخ درج ہیں۔ خداوند جلیل اس کارِ خیر کو اپنی بارگاہِ صمدیت میں شرفِ قبولیت سے بہرہ یاب فرمائے اور مؤلف و مرتب و ناشر و معاونین سب کے لیے توشۂ آخرت بنائے۔ آمین بجاہ طٰہٰ و یٰس ﷺ۔

[محمد افروز قادری چریاکوٹی]